حیوۃ الحمام ۲۱۹

جسمین کبوتر کے صفات ومخصوصات ور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور
اوسکی نگہداشت اور امراض اور راون کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے



مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری
و رکن مجلس مالیات سرکار عالی و رکن مجلس صفائی حیدرآباد

۱۳۱۱ف

عزیز المطابع حیدرآباد

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوٰۃ الحمام

جس مین کبوتر کے صفات و مخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور اوسکی
نگہداشت اور امراض اور اوس کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

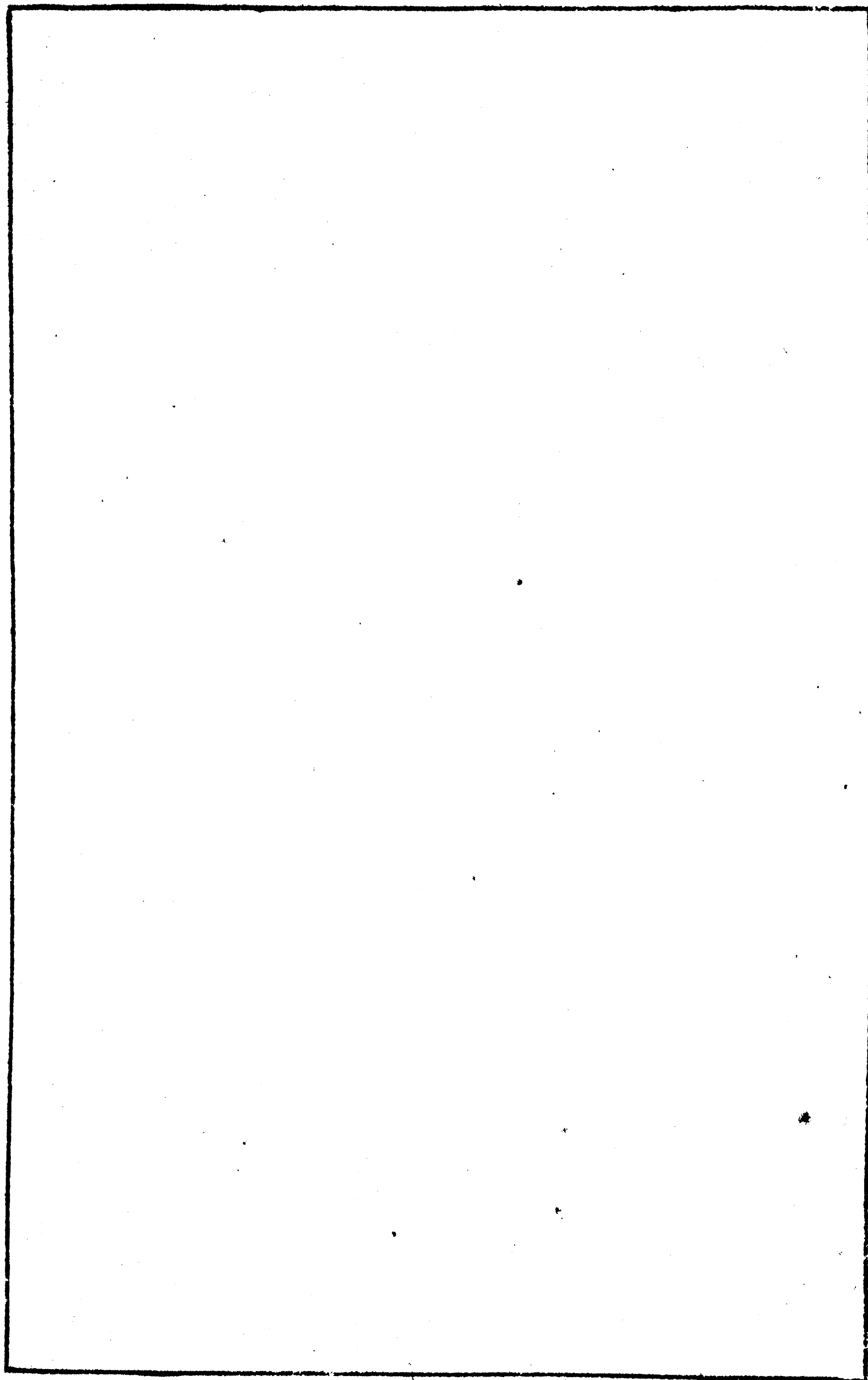
نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقہ داری و رکن
مجلس طبابت سرکار عالی و رکن مجلس صفائی حیدر آباد

۱۳۱۵ ف

عزیز المطابع حیدر آباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ



فہرست مضامین حیوٰۃ الحمام

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوۃ الحمام

جسمین کبوتر کے صفات ومخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور اوسکی نگہداشت اور امراض اور اون کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری ورکن مجلس طبابت سرکار عالی ورکن مجلس صفائی حیدرآباد

۱۳۱۵ف

عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دوائے دردمندانِ جہان	وی حکیمِ مطلقِ اہلِ زمان
طائرِ جاں راز حکمت بال وپر	عقل را بخشید پروازے بسر
جسمِ خاکی بہرِ او کاشانہ کرد	قالبش برجِ کبوترخانہ کرد
از بہارِ تست رنگ و بو مرا	نغمۂ حمدت بود یاہو مرا

صلوٰۃ اللہ علی نبیّنا علیہ السّلام وعلی اصحابہ وآلہ الکرام۔

امابعد بندہ باوفا عزیز جنگ وِلا اپنے آقائے نعمت والی عزت قدر قدرت اعلیٰ حضرت فیض گنجور حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی آصف جاہِ سادس نظام الدولہ نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی۔سی۔یس۔آئی۔جی۔سی۔بی۔ فرمان روای ریاست

حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن۔ کا شکر گزار ہے جس کے
سایۂ عاطفت مین میرا نشو و نما ہوا جس کی ریاست ابد قرار مین مین ادنے
درجہ کی ایک چھوٹی سی خدمت سے ترقی کرتے ہوے اور ہر درجہ مین گرم و
سرد زمانہ سے واقف ہوتے ہوے آخر کار ایک ضلع کا مستقل اول تعلقدار
بنا۔ اور تقریباً ۲۵ سال کی تابعداری کے بعد اِس وقت وظیفہ حسن خدمت کا
نمک خوار۔ اور اپنے مالک کا جان نثار ہون۔

اگرچہ اس وقت تک میرے تالیفات سے فنونِ مختلفہ یعنی فن
قانون۔ اور تاریخ۔ اور سیاق۔ اور فلاحت۔ اور لغت مین اکیس کتابین
شائع ہو چکی ہین۔ اور ایک مبسوط کتاب **آصف اللغات** اور
ایک مختصر سا رسالہ **محبوب السیر** ہنوز زیر اشاعت ہے۔ لیکن بدین وجہ
کہ میرے آقاے نعمت کو تفریح طبع کے لئے رنگین کبوترون کے ملاحظہ کا شوق
ہے۔ اور مجھکو اس بات کا شرف اور اعزاز حاصل ہو چکا ہے کہ اوس شوق کی

تکمیل مین بہی اپنی وفاداری اور جان نثاری کا ثبوت دون ۔ لہذا مین نے
مناسب خیال کیا کہ اپنے معلومات اور تجربات کو جو اس خاص باب مین
مجہکو ۲۵ سال سے حاصل ہین ۔ ایک شیرازہ مختصر مین جمع کرکے بارگاہ اقدس
مین پیش کرون ۔ یہی رسالہ مختصر ہے جو اس رنگ مین بہی میری تصانیف مین
ایک نمبر بڑہا رہا ہے ۔ اور میرے اون تمام تالیفات و تصانیف مین
جو ملک و اہل ملک کی خدمتگزاری کا فخر کرتے ہین ۔ اس مختصر تالیف کو
اس بات کا خاص اعزاز حاصل ہے ۔ کہ ایک جفاکش مصنف نے اپنے تفریح
طبع کے چند گہنٹون سے بہی ایک مفید نتیجہ پیدا کرکے نذر بارگاہ اقدس
اور ہدیۂ ناظرین کر دیا ہے ۔ تاکہ اس پیرایہ مین بہی میری مستقل شغل تالیف و
تصنیف کا رنگ نظر آوے ۔

یا الٰہ العالمین تیری بارگاہ بے نیاز سے مصنف کی یہی التجا ہے کہ تو اپنے
فضل و کرم سے اوس آیۂ رحمت اور سایۂ عاطفت قدر دان علم قدرشناس عمل

ظل اللہ کو ہم رعایا کے سر پر ابدالآباد قائم و دائم رکھہ جسکا ایک تفسیحی
خیال بہی اوس کی رعایا کو مذاق علم کی ہدایت کرتا ہے آمین یا رب العالمین
مین اپنی اس مختصر سی تالیف کو **حیوٰۃ الحمام** سے موسوم کرتا ہون

میری یہ تالیف چار فصول پر شامل ہے ۔

پہلی فصل مین کبوتر کی ابتدائی تاریخ اور عام حالات کا بیان ۔

دوسری فصل مین کبوتر کے طبی منافع اور حکما اور اطبا کی تحقیق اور تجارب

تیسری فصل مین کبوتر کے اقسام اور تعریفات اور حدود کا بیان جسقدر معلوم ہو سکے

چوتہی فصل مین امراض کبوتر کی تشخیص و علاج اور حفظ ماتقدم کا بیان

مین معزز ناظرین سے امیدوار ہون کہ میرے کسی سہو یا فروگذاشت
کو جو اس سالہ مین ہوئی ہو ۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کا مصداق
سمجہہ کر مجہکو معاف فرماوین ع کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود ۔

فصل اول متعلق بہ حالات عام

(۱) وجہ تسمیہ | کبوتر کو عربی مین حمام کہتے ہین۔ اور انگریزی مین پجن

اور فارسی مین کبوتر۔ اور ہندی مین کبوت۔ کوبتر۔

صاحب **صحاح الجوہری** فرماتے ہین کہ حمام کا لفظ عربون کے پاس جملہ

کنٹھے دار پرند کے لئے مستعمل ہے جیسے فاختہ۔ قمری۔ قطا ورشان

کبوتر۔ نر و مادہ دونون پر یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ حمامۃ مین تاے تانیث

نہین ہے۔ بلکہ تاے وحدت ہے۔ لیکن محاورہ مین لفظ حمام صرف اہلی

کبوترون وغیرہ کے لئے مخصوص ہے۔ واحد کو حمامۃ اور تثنیہ اور جمع

کو حمام کہتے ہین۔

اموی کا قول ہے کہ جو کبوتر شہرون مین گھر بنا کر انڈے بچے نکالتے

ہین وہ دواجن اور حمام کہلاتے ہین۔ کبھی واحد کو بھی حمام کہدیتے ہین

جیسا کہ بعض شعراے عرب نے باندھا ہے۔

ابو حاتم اصمعی نے کتاب الطیر الکبیر مین نقل کیا ہے کہ جنگلی کبوترونکو

یمام کہتے ہین ۔ اور ایک جنگلی کبوتر کو یمامۃ ۔ اور یمام کے متعدّد اقسام ہین

آپ ہی کا قول ہے کہ حمام اور یمام مین فرق یہ ہے کہ حمام کی دُم کا اسفل

جو پشت سے متصل ہی سپیدی لئے ہوے ہوتا ہے ۔ اور یمام کے اس مقام

مین سپیدی نہین ہوتی ۔

نووی نے کتاب التحریر مین امام **اصمعی** سے نقل کیا ہے کہ ہر طوق

والا پرندہ حمام ہے ۔ اور طوق سے مراد وہ سرخی ۔ یا سبزی ۔ یا سیاہی ہے

جو کہ پرندون کی گردن پر محیط ہوتی ہے ۔

کسائی سے منقول ہی کہ حمام جنگلی کبوتر ہے ۔ اور یمام شہری ۔

مگر علاّمہ **دمیری** کی تحقیق اس کے برعکس ہے ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ۔

ازہری نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حمام کا اطلاق

ہر ایسے پرندہ کے لئے ہے جو کہ ایک دَم سے بلا مہلت پانی پیتا ۔ اور گلے سے

مسلسل آواز نکالتا ہے ۔ اگرچہ اوس کے اقسام الگ الگ ہون ۔

امام ممدوح نے عیون المسائل مین تحریر فرمایا ہے کہ جو پرندہ ایک وقت مین بلا تنفس پانی پیتا ہے وہ حمام ہے۔ اور جو قطرہ قطرہ لے کر پیتا ہے۔ جیسے مرغ وہ حمام نہین ہے۔ پس یہ بات تحقیق پاچکی کہ جمہور اہل لغت کے نزدیک حمام سے مراد عموماً صحرائی و شہری یعنی بَرّی و اہلی طوق رکھنے والے پرندے ہین جنکی ایک قسم کبوتر ہے۔

پروفیسر اے نیوٹن کا قول ہے کہ انگریزی زبان مین پجن سے مراد ایک کھونسلا بنانے والا۔ گونجنے والا جانور ہے۔

آپ فرماتے ہین کہ ماہران علم طیور نے خاندان کُلمبی کے کل اقسام پرند کو جس مین۔ فاختہ۔ قمری وغیرہ داخل ہین۔ پجن ہی سی موسوم کیا ہے۔

فارسیون نے لفظ کبوتر سے وہی خاص قسم مراد لی ہے جس کے متعلق یہ کتاب ہے۔ جس سے فاختہ وغیرہ دوسرے اقسام خارج ہین جنکے لئے جدے جدے نام ہین۔ اسی کا مخفف زبان فارسی مین کوتر اور مبدل

کفتر ہے۔ اردو مین کبوتر ہی بولا جاتا ہے۔ اور ہندی مین کبوت یا کپوتر

(۲) صفات و خصوصیات و عادات و عمر کبوتر | صاحب حیوۃ الحیوان فرماتے

ہین کہ صفات و عادات کبوتر سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو بہت دوست

رکھتا ہے۔ ایک ہزار کوس کے فاصلہ پر بھی وہ چھوڑ دیا جاے تو وہ اپنے گھر کو

چلا آتا ہے۔ اور اسی خاص صفت کی وجہ سے اوس کے ذریعہ سے دور دراز

مقامات کی خبرین ملتی ہین۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ ایک دن مین تین

ہزار کوس کی مسافت طی کرتا ہے۔ بعض کبوتر ایسے ہین کہ جب اونکو غیر شخص

پکڑ لیتا ہے۔ اور دس برس تک اونکو اون کے وطن سے دور رکھتا ہے تو وہ

اپنے ثبات عقل اور قوّت حافظہ کی وجہ سے اپنے گھر اور وطن کو یاد رکھتے ہین

جب کبھی اونکو موقع ملتا ہے وہ اُڑ کر اپنے اصلی مقام پر آجاتے ہین۔

آپ فرماتے ہین کہ بسا اوقات کبوتر کو اوس کے زمانہ سفر مین دشمنون سے بھی

سابقہ پڑتا ہے یعنی شکاری پرندے کبوتر کے شکار مین بے حد کوشش کرتے

رہتے ہین۔ شاہین اور باز کا ڈر اوس کے دل مین بے حد رہتا ہے۔ اور باوجود
اس کے کہ اوس کی پرواز شاہین اور باز اور تمام پرندون سے زیادہ ہے۔
مگر وہ اِن دونون دشمنون کے روبرو بے بس ہو جاتا ہے۔ اور مشکل سے جانبر ہوتا ہے
ابن قتیبہ نے کتاب عیون الاخبار مین مثنی بن زہیر سے نقل کیا ہے
کہ مین نے بعض عادات جو کسی مرد یا عورت مین دیکھے وہ کبوتر مین بھی دیکھے۔
یہ اپنی مادہ کے سوا دوسری مادہ کو نہین چاہتا۔ اسی طرح اوس کی مادہ نر کی
عاشق ہوتی ہے۔ یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ فاختہ کے جوڑے سے ایک کا
بندوق سے مارا جانا دوسرے کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اوس مقام پر آکر خود بھی شکار ہو
یہ تخصیص مشتہرہ سارے خاندان کبوترون سے متعلق ہے جس مین فاختہ بھی
داخل ہے۔ کبوترون مین بھی یہ خاص صفت موجود ہے۔ کہ اوس کا جوڑا
جس مقام پر مارا جاتا ہے۔ وہ اوس کی تلاش مین ضرور چکر لگاتا ہے۔ اور
اس کی پروا نہین کرتا کہ خود اوس کی جان خطرہ مین ہے الخ

کبوتر کا نر مادہ کو اپنے ساتھ راغب کرنے کے لئے گو نجتا ہے و نا چتا ہے اور جب مادہ اوس کے گونجنے اور بلانے پر راغب ہو کر اوس کے گہر مین تیرنے لگتی ہے۔ اور اوس کے قریب ہو جاتی ہے تو وہ اوس کے پیرون مین اپنا سر رکہدیتا ہے۔ اور یہ راز و نیاز اوس کے گہر مین ہوا کرتا ہے جیسا کہ ناظرین نے اکثر دیکھا ہوگا۔ اور جب اس کے بعد دونون گہر سے باہر نکل آتے ہین اور جفتی پر آمادہ ہوتے ہین تو مادہ بن سنور کر عشوہ و ناز کے ساتہ اوس کے آگے چلتی ہے۔ اور نر کو قریب پاکر دبتی ہے۔ اور نر نہایت آہستگی اور نرمی کے ساتہ جفتی کرتا ہے۔

علامہ دمیری لکھتے ہین کہ کوئی پرند ایسا نہین دیکھا گیا کہ جفتی کے وقت بوسہ بازی کرے جیسا کہ کبوتر کرتا ہے جس کو کبوتر بازون نے دانہ بدلنی سے تعبیر کیا ہے۔ علامہ دمیری ہی کا قول ہے کہ کبوتر اپنی جفتی کے باب مین عفیف یعنی غیر تمند ہے۔ وہ جفتی کے وقت اپنی دُم نیچے دبا لیتا ہے

تا کہ شرمگاہ مادہ کی مخفی رہے ۔ آپ فرماتے ہین کہ تجربہ کارون کا قول ہے
کہ جو مادہ اپنے نر کے سوای کسی دوسرے نر سے بعض حالات مین نطفہ حاصل
کرتی ہے اور انڈے دیتی ہے وہ اکثر گندے ہو جاتے ہین ۔

آپ ہی کا قول ہے کہ کبوتر کا ایک جھول دوسرے جھول سے چھ مہینہ کا
فاصلہ رکھتا ہے یعنی مادہ سال مین دوبار انڈے دیتی ہے لیکن جس زمین
مین اس کے خلاف عمل پایا جاتا ہے وہان کے کبوتر جلد بُڈّھے ہو جاتے ہین ۔
فرمایا ہے کہ کبوتری ہمیشہ دو انڈے دیا کرتی ہے ۔ اور انڈے دینے
سے پہلے چودہ دن تک حاملہ رہتی ہے ۔ اِن انڈون سے ایک مین نر بچّہ ہوتا ہے
اور دوسرے مین مادہ ۔ اور شاذ و نادر دونون نر ۔ اور بہت ہی شاذ دونون
مادہ ہوتے ہین ۔ پہلا انڈا دینے کے بعد دوسرا دن ناغہ کرتی ہے ۔ اور تیسرے
دن دوسرا انڈا دیتی ہے ۔ ۔ اِن تین دِنون مین نر مادہ کو کھید تا رہتا ہے ۔
یعنی ڈربّہ سے باہر بہت کم رہنے دیتا ہے یہان تک کہ مادہ کو دانہ کھانا مشکل

ہو جاتا ہے۔ جس طرف وہ جاتی ہے اوس طرف وہ اوس کے ساتہ اور
اوس کو چونچ سے مارتا پھرتا ہے۔ جب وہ اپنے گہر مین آکر بیٹہہ جاتی ہے تب وہ
بہت کہین کے ساتہ اوسکا پیچھا چہوڑ دیتا ہے۔ قدرت نے یہ عادت اوس کی فطرت
مین اس لئے پیدا کر دی ہے کہ وہ مادہ کو اوس کے گہر سے زیادہ باہر رہنے نہ دے
تاکہ انڈا۔ خانے سے باہر نہ دیدے۔ اور انڈونپر بیٹہہ کر سینے کی عادی رہے
جب مادہ دونون انڈے دے چکتی ہے۔ اور سینے کے لئے بیٹہہ جاتی ہے تو
رات اور دن مین باری باری سے نر اوس کی مدد کرتا ہے۔ تاکہ اس عرصہ مین
مادہ دانے پانی سے فراغت پاکر کچہہ آرام لے سکے۔ الغرض انیسوین دن پہلے
انڈے سے بچہ نکل آتا ہے۔ اور غالبًا وہ نر ہوتا ہے۔ اور اکیسوین دن دوسرے
انڈے سے دوسرا بچہ نکلتا ہے۔ اور اکثر وہ مادہ ہوتا ہے۔

علّامہ دمیری فرماتے ہین کہ جنس کبوتر کو پروردگار عالم نے الہام
کیا ہے کہ جب اوس کے بچّے انڈون سے نکل آتے ہین تو اونکا باپ پہلے تو ہوا

بہر تا ہے ۔ پہر شور مٹّی چبا کر بچّون کو کہلاتا ہے تا کہ اون کے کہانے کا راستہ پیدا
ہوجاوے ۔ اور رطوبات غلیظہ دفع ہوجاوین ۔ پہر اوس کے بعد اپنے معدہ
کی گلی ہوئی غذا کئی دن تک بچّون کے مان اور باپ اون کو کہلاتے ہین ۔
اور پہر رفتہ رفتہ تازہ غذا اپنے معدہ سے اوگل کر بچّون کے منہ مین بہیر دیتے
ہین ۔ اور وہ اوس کے کہانے کے عادی ہوتے جاتے ہین ۔

ارسطو حکیم کا قول ہے کہ کبوتر کی عمر طبعی آٹھ سال ہے ۔

(۳) اقسام عام | کبوتر کے عام اقسام صرف دو ہین ۔
ایک صحرائی جو ویران برجون اور درختون وغیرہ مین رہتا ہے اسکو عربون نے "بری" کہا ہے ۔
دوسری قسم شہری ہے ۔ جو عربی زبان مین اہلی سے مشہور ہے جس کے اقسام
اور اشکال مختلف ہین ۔ اور اون کے نام بہی جُدے جُدے ۔ جیسے زبان
عرب مین ۔ رواعب ۔ مراعیش ۔ عداد ۔ سداد ۔ مضرّب ۔ منسوب وغیرہ
ہم ۔ ہندوستان کے ان اقسام کو ایک خاص فصل مین آیندہ بیان کرین گے ۔

انشاء اللہ تعالےٰ ۔ یہ امر مسلّم ہے کہ برّی یا صحرائی پر اہلی یعنی شہری کو مختلف اعتبارات سے تفوّق حاصل ہے ۔ اور یہ ترجیح بلحاظ اون انس کے بہی ہے ۔ جو کبوتر اہلی کو انسان سے ہے ۔ برخلاف برّی کی نفرت کے ۔ اور نیز اون مختلف رنگون کی وجہ سے جو قدرت کی تائید اور اُستادونکی کوشش سے شہری کبوترون مین پیدا ہوے ہین ۔ جو اس قدر ترقی کر گئے ہین کہ اون کے لئے خاص خاص حدود اور تعریفات قائم ہو گئے ہین ۔ اور صرف باعتبار رنگ اون کے مختلف نام ہو گئے ہین ۔

محققین کے نزدیک یہ امرِ مسلّم ہے کہ اہلی کبوتر کی اصل بہی برّی ہے ۔

پروفیسر اے نیوٹن کے ایک دلچسپ مضمون سے جو کتاب **انسائکلوپیڈیا برٹانکا** مین طبع ہوا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جنگلی قسم کا اصلی رنگ بہت مرغوب ہے ۔ آپ فرماتے ہین کہ اِن کی دُم کنگورہ دار ۔ اور لاہی مُرون کے اوپر کے حصہ کی رنگت گہری سلیٹ کی سی ۔ اور نیچے کے حصہ مین

اددی اور گردن کی دونون جانب چمکدار نیلے ۔ سبز اور سنہرے بال۔
اور مادہ کا رنگ اوپر کے حصّہ مین زردی مائل سپید ۔ اور حصّہ زیرین مین
دُھندلا سپید ۔ گردن پر کچھہ ذراسی چمک ہوتی ہے ۔

آپ ہی کا قول ہے کہ جنگلی کبوترون مین بھی ہزارہا اقسام پائے گئے
ہین ۔ اور یہ تقسیم باعتبار جسامت ۔ پرواز ۔ صفات خاص ۔ اور باعتبار
خوراک ہے ۔ ان مین سے ایک خاص قسم صرف میوے پر زندگی بسر کرنیوالی
بھی پائی گئی ۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس آخرالذکر قسم کا گوشت کل اقسام سے
لذیذ تر ہے ۔ بعض کی چونچ کا اندرونی حصّہ سینگ جیسی سخت چیز سے بنا ہوا
پایا گیا ہے ۔ آپ ہی کا قول ہے کہ مقام لیڈن کے عجائب خانہ مین اقسام
کبوترون کی ایک فہرست شیگل نامی ایک مؤلف کی لکھی ہوئی ہے ۔
اس مین البتہ قیمتی معلومات ہین ۔ مسٹر ٹمنک کی مبسوط کتاب جو کبوترونکے
اقسام پر حاوی ہے ۔ بیشک بہت پرانی ہے ۔ اور ویسی ہی ہے ۔ جیسے

نستہ سلبی کی تصنیف موسوم بہ نیچرل ہسٹری آف ڈی کولمبائی
ڈی لیکن باوجود ان کتابون کے آجکل کی تحقیقات کو بتلانیوالی اور ان کے
متعلق مفید مضامین رکھنے والی ایک خاص کتاب کی بڑی ضرورت ہے الخ
فارسیون نے اپنی پرانی شاعری مین بھی اس جانور سے کچھہ مطالب پیدا کئے ہین
انہون نے اپنے معلومات اور اپنے مقامی تجارب سے باعتبارات مختلفہ اسکے
مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے ۔ جیسے کبوتر صحرائی ۔ معلقی ۔ زربی ۔ چاہی
محمد قلی سلیم فرماتے ہین ۔ کہ ؎ وطن خوش ست اگر تنگنای زندان ست
بود غریب فضای چمن کبوتر چاہ ؎ رضی دانش
چو بیدردان مدان از حال مجنون بیخبر مارا کبوترہای صحرائی ست مرغ نامہ بر مارا
کبوتر ۔ پرپا ۔ کا پتہ بھی ان کے کلام سے چلتا ہے جس کو ہم ہندوستان
مین پاؤن پرا کہتے ہین جس کی سست پروازی مسلم ہے ملا طغرائی فرماتا ہے کہ
؎ زبسکہ ریشہ دوانید از رطوبت مے بط شراب برنگ کبوتر پرپا ست

ولہ سست چون کبوتر پر بانجست من قاصد پاے خویش اگر پر برآورد

انہین نازک خیالون نے کبوتر دوبامہ اور کبوتر دوبرجی سے

شخص ہرجائی مراد لیا ہے۔ اور صاحبان مصطلحات نے لکھا ہے کہ کبوتر دوبام

و دوبرجی اپنے خاص گہر کو نہین پسند کرتا جس کسی کبوتر کے آشیانہ مین موقع

پاتا ہے وہین انڈے رکہدیتا ہے۔ سنجر کاشی فرماتے ہین۔ ہ

جاے نمیروم ز در و بام این حرم نے زان کبوتران دورنگ دوبامہ ام

فارسیون نے کبوتر یاہو کو بہی اپنے کلام مین باندہا ہے جس کی

عمدہ نسل اس وقت مشہد مقدس مین پائی جاتی ہے۔

برٹش انڈیا کے اہل فوج آجکل بہی کبوترِ نامہ بر کی قدر کرتے ہین اور

اوس کی نسل کی بہت حفاظت کرتے ہین۔ رات دن وہ ان کی آزمایش مین

مشغول رہتے ہین۔ مؤلف نے ایک فوجی کپتان کو اسی نسل کے دو کبوترونکی

قیمت ماصہ منظور کرتے ہوے دیکہا ہے۔ وہ فرماتے تہے کہ ہمنے کسی اور

جانور کو تیز پروازی کے ساتہ ایسا تیز نظر اور وفادار اور رفیق نہین پایا۔
جب وہ اپنے مقام سے دور ہوکر مسافت بعیدہ پر سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو
اوس کو بہوک پیاس کی کچہہ پروا نہین ہوتی بلکہ اسی کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے
مقام پر آجاے۔ اول وہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پہر اوس بلندی پر سے
اپنے مقام کی سمت کو تالاش کرلیتا ہے۔ جب اوس کو اوس کا سراغ ملجاتا ہے،
تو وہ پہر اوس جانب روانہ ہوجاتا ہے۔ اور گہنٹون کی راہ لمحون مین طی کرتا ہوا
منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ یورپین اس قسم کو کل اقسام پر مرجح خیال کرتے ہین

(۴) کبوتر کا ذکر قرآن و حدیث مین | صاحب حیوۃ الحیوان نے ذکر کیا ہے کہ امام
ثعلبی وغیرہ نے وہب بن منبہ سے تفسیر آیت وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ
يَخْتَارُ مین نقل کیا ہے کہ حق تعالے نے دودہ کے جانورون مین بکری کو پسند
کیا ہے۔ اور پرندون مین کبوتر کو۔

ابوداؤد وطبرانی وابن ماجہ وابن حبّان نے جیّد سند کے ساتہ حضرت

ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ سیدنا نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک کبوتر کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ پس فرمایا کہ شیطان ہے جو کہ شیطانہ کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ شیطان کے پیچھے شیطان پڑا ہوا ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مصداق بعض اہل علم نے ایسے شخص کو قرار دیا ہے جو کہ ہمیشہ اپنے وقت کو کبوتربازی مین صرف کرتا ہے اور زیادہ تر شغل صرف اوڑانے مین رکھتا ہے جس کی وجہ سے ہمسایون کی بے پردگی ہوتی ہے۔ صرف یہی ایک طریقہ ناپسندیدہ ٹھیرا ہے۔

بیہقیؒ نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا تھا مین نے دیکھا کہ وہ اوڑانے کے کبوترون کو ذبح کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ اور جوڑون کے کبوترون کو باقی رکھتے تھے۔

ابن قانع اور طبرانی نے حبیب بن عبداللہ سے اور اونہون نے اپنے باپ

عبداللہ سے۔ آپ نے اپنے باپ ابی کبشہ سے۔ روایت کی ہے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لیمون اور سرخ کبوترون کا دیکھنا بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔

حاکم نے تاریخ نیشاپور مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزہ اور لیمون اور سرخ کبوترونکا دیکھنا ہمیشہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔ ابن قانع و حافظ ابو موسی نے ہلال ابن علاء کا قول نقل کیا ہے کہ حمام احمر سے مراد سیب ہے۔ پھر ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ معنی حمام احمر کے مینے کسی اور سے نہین سُنے اور یہہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین حمام احمر یعنی سرخ کبوتر تھے جس کو وردان کہتے تھے۔

ابن سنّی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین خالد بن سعدان سے مروی ہے کہ اونھون نے روایت کی ہے معاذ بن جبل سے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طبیعت کی وحشت اور گھبراہٹ کا

شکوہ کیا۔ آپ نے اونکو کبوتر کا جوڑا رکھنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ جب کبوتر کونجا
کریں تو تم خدا کو یاد کرو۔ لیکن حافظ ابن عساکر نے اس حدیث کو غریب اور
اوس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

ابن عدی نے اپنی کتاب **کامل** مین میمون بن موسیٰ کے ترجمہ مین
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے وحشت طبیعت کی شکایت بیان فرمائی تو حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ کبوتر کا جوڑا پالو وہ تمکو مانوس کر لے گا اور اپنے بچون سے تمکو فائدہ
پہونچاوے گا اور اپنے آواز سے تمکو نماز کے لئے جگا دے گا۔

محمد بن زیاد طحان کے احوال مین میمون بن مہران سے اور اونہون نے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے کہ تم جوڑے دار کبوترون کو اپنے گہر مین پالو۔ کیونکہ وہ جنات کو
تمہارے بچون سے پھر اکر اپنی جانب مشغول کر لیتے ہین۔

(۵) کبوتر کے متعلق احکام شرعیہ علامہ دمیری فرماتے ہین کہ شریعت اسلام مین کبوتر مع اپنے تمام اقسام کے بالاجماع حلال ہے۔ اس لئے کہ وہ پاک چیزون مین سے ہے۔ شارع نے اوس شخص پر جس نے احرام باندھا ہو قتل کبوتر کے عوض بکری کا خیرات کرنا واجب گردانا ہے۔

کبوتر اور ہر ایک اوس پرندے کا انڈا جو حرم مین رہتا ہے لے لینا احرام باندھے ہوئے شخص پر حرام ہے۔ اور اوس کے تلف کردینے پر اوس کی قیمت کا خیرات کرنا لازم آویگا یہ شافعیؒ کا مذہب ہی۔ اور امام احمدؒ اور دوسرے ائمہ اسی کے قائل ہین۔ مزنی اور بعض اصحاب داؤد نے کہا ہے کہ انڈون کے تلف کرنے سے ضمان لازم نہین آتا۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ انڈے کے تلف کرنے سے اصل جانور کی قیمت کا دسوان حصہ خیرات کرنا ہوگا۔

ابن منذر نے کہا ہے کہ کبوترون کے انڈون کے ضمان مین علما کا اختلاف ہے

علی اور عطا کا قول ہے کہ دو انڈون کے عوض ایک درم واجب ہوگا۔ اور زہری اور شافعی اور ابو ثور کا قول ہے کہ انڈے کے اتلاف سے اوس کی قیمت دینی ہوگی۔

شکار کبوتر کے متعلق علمار کا قول ہے کہ جب مملوک کبوتر غیر مملوک کبوترون کے ساتہ مخلوط ہوکر پھندے مین آجاے تو اون مین سے کسیکا شکار جائز نہین ہے۔ اور اگر صحرائی کبوترون مین مملوک کبوتر مخلوط ہوجاوے تو شکار جائز ہے۔ اگر ایک شہر کے مملوک کبوتر جو کہ بیشمار ہون۔ دوسرے شہر کے مباح کبوترون کے ساتہ مخلوط ہوجائین۔ تو اوسمین دو روایتین ہین۔ قول اصح یہ ہے کہ اِن کا شکار جائز ہے جو کبوتر بُرجون یا اور مقامات مین جمع ہین اون کی بیع کے احکام ویسے ہی ہین جیسے تالاب کی مچھلیون کی بیع کے احکام ہین۔ اگر اڑتے ہوے کبوترون کو کسی نے اس امید پر فروخت کیا کہ وہ عادت کے موافق

واپس آجاوین گے تو اس کے متعلق بھی دو روایتین ہین۔ان دونون مین صحیح تر روایت یہ ہے کہ اون کی بیع جائز ہے۔اور یہ شکل بعینہ ایسی ہی جیسے کسی نے اپنے کسی غلام کو کسی کام پر بھیجکر غائبانہ اس امید پر فروخت کر دیا کہ وہ حسب عادت واپس آجائیگا تو ایسی بیع جائز ہے۔اور جمہور کے نزدیک یہ بیع ناجائز ہے۔اس لئے کہ کبوتر لایعقل شئی ہے لہذا اوس کے واپس آنے کا کچھہ بھروسہ نہین ہے۔

کبوتر بازی کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ کبوترون کو انڈون اور بچون کے لیے یا اُنس و تفریح یا نامہ بری کے لئے پالنا بلاکراہت جائز ہے اور اوڑانے یا شرط بدہنے کے لئے پالنے مین اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ جائز ہے۔اس لیے کہ لڑائی کے وقت نامہ بری کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔اور نامہ بری اوڑانے ہی سے متعلق ہے۔لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ناجائز ہے۔اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوڑانے کی نسبت ممانعت فرمائی ہے۔ ایسا کبوتر باز بشرطیکہ اوس کی
کبوتر بازی مین جوا وغیرہ شریک نہ ہو۔ گواہی مین قبول کیا جاوے گا
کبوتر کی بیٹ کی بیع شرعاً ناجائز ہے۔ اور اوس کی قیمت لینا حرام ہے
یہ مذہب شافعی رح کا ہے۔ امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے کہ اوس کی بیع
مثل اور چیزون کے جائز ہے۔

(۶) کبوترون سے خواب کی تعبیر | صاحب حیوۃ الحیوان فرماتے ہین کہ
اگر کسی نے خواب مین کبوتر کو دیکھا تو اوس کے اشکال مختلفہ سے یہ تعبیرین
مخصوص ہین جن کی صراحت ذیل مین کی جاتی ہے۔

(۱) مجرد کبوتر کو خواب مین دیکھنا کسی سچے دوست یا محبوب یا انیس سے
ملنے کی اُمید ہے۔ اور کبھی وہ کبوتر کسی حسینہ عورت سے تعبیر کیا جاوے گا
جو پاکباز ہو اور اپنے شوہر کے سوا کسی کو نہ چاہتی ہو۔

(۲) اگر خواب مین کسی بیمار کے سر پر کبوتر بیٹھا ہوا نظر آوے تو اوس کی

تعبیر موت ہے ۔

(۳) اگر خواب مین برج کبوتر نظر آوے تو اوس کی تعبیر یہ ہی کہ عورتوں کا مجمع ہونے والا ہے ۔

(۴) اگر خواب مین کبوتر کے بچّے نظر آوین تو اولاد کی خوشخبری مراد ہوگی

(۵) اگر کسی نے خواب مین کبوترون کو چارہ کھلایا۔ یا اپنے پاس بلایا یا کبوترون اور کوّون کو ایک جگہ جمع کرتے ہوے دیکھا تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص حاکم مقرر ہوگا ۔

(۶) اگر خواب مین کبوتری کے بولنے کی آواز آے تو اوس کی تعبیر ایک ایسی عورت سے ہوگی جو اپنے شوہر سے دل مین ناخوش ہے ۔

(۷) اگر خواب مین کبوتری آتی ہوئی نظر آوے تو اوسکی تعبیر خط کا آنا ہے۔

(۸) جس نے خواب مین کبوتری کو اڑتی ہوئی دیکھا اور وہ پھر نہ آئی تو اونس کی تعبیر یہ ہے کہ اوس کی عورت یا تو مر جائیگی یا وہ خود اوسکو طلاق دیگا

(۹) جس نے خواب مین کبوتر کا بازو کتر ڈالا تو وہ اپنی بیوی کو گھر سے باہر نہ جانے کی حلف دیگا یا اوس کی عورت بچہ جنے گی یا حاملہ ہوگی۔

(۱۰) جو کوئی خواب مین کبوتر کو راستہ بتاتا ہوا دیکھے تو اوس کو دور سے کوئی خبر آنے والی ہے۔

(۱۱) جاماسب حکیم کا قول ہے کہ جو شخص خواب مین کبوتر کا شکار کرے تو وہ اپنے دشمنونکا مال کھاویگا۔

(۱۲) آپ ہی کا قول ہر کہ جو کوئی خواب مین کبوتر کی آنکھہ مین کوئی عیب دیکھے تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ اوس کی عورت کا دین یا اوس کے اخلاق درست نہین ہین۔

(۱۳) ابن مقری کا قول ہر کہ کبوتر کو خواب مین دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دشمنوں پر غلبہ پاویگا اور فرحت حاصل کریگا۔ اور اوسکو سیر و تماشا نصیب ہوگا۔ اور کبھی اوس کبوتر سے اولاد والی عورت اور بڑی نسل والا

مرد تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۷) بعض تاریخی واقعات اور نتائج | کبوتر مسلمانون کے نزدیک ایک متبرک جانور ہے اور دوسرے اقوام و مذاہب بھی اس کو عزیز رکھتے ہین۔ خانۂ کعبہ مین بھی کبوتر پلے ہوے ہین۔ بہت سے مساجد مین انکا گزر ہے متعدد دیولون مین کبوتر پاے جاتے ہین۔ احادیث صحیحہ سے جسکا اجمالی بیان اوپر ہو چکا ہے ثابت ہے کہ ہمارے پیمبر برحق علیہ السلام نے کبوتر کو دوست رکھا تھا **بزّاز** نے مُسند مین روایت کی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار مین چُھپے تھے تو خداوند کریم کے حکم سے ایک جنگلی کبوتر کے جوڑے نے اوس کے راستہ مین گھونسلا بنا کر انڈے دیدئے۔ اور مشرکین جو حضرت کی تلاش مین پھرتے تھے۔ اس گھونسلے کو دیکھہ کر پھر گئے۔ حرم شریف کے کبوتر اسی جوڑے کی نسل سے ہین۔ **ابن وہب** نے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن وہان کے کبوترون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر

سایہ کرلیا تہا۔ آپ نے اونکو برکت کی دعا دی۔

بڑے بڑے فلاسفر اور حکمائے نے بہی کبوتر کو اپنے گھروں میں رکھنا پسند کیا

اکثر بادشاہوں نے بہی اِس کو مرغوب نگاہ سے دیکہا۔

ہارون الرشید کو کبوتر پالنے کا بہت شوق تہا جس کا ذکر

علامہ دمیری نے حیوٰۃ الحیوان مین کیا ہے۔

غرض شاہی کبوتر خانون کا پتہ تاریخ سے ملتا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر

یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ پرندہ بنفسہ بہت لطیف اور پاکیزہ اور خوبصورت ہے

طبیبون نے طِبّی اصول پر اس کے قُرب۔ اس کی ہوا۔ اس کے گوشت پوست

اور اس کے کل اجزائے جسم کو بنی نوع انسان کے لئے مفید تسلیم کیا ہے۔ جس کا

تفصیلی بیان اس کتاب کی دوسری فصل مین ہے۔

پروفیسر نیوٹن کا خیال کتاب انسائکلوپیڈیا برٹانکا سے ظاہر ہے کہ پرانے

رومی۔ لفظ کبوتر کو ایسی جگہ استعمال کرتے تہے۔ جہان بہت نرمی اور تہذیب کا

اظہار مقصود ہوتا تہا ۔

اس کی ابتدائی تاریخ کا کچھہ پتہ طوفانِ نوحؑ سے بہی ملتا ہے ۔ یعنی اوس واقعہ مین بہی کبوتر کا ذکر ہے ۔ پروفیسر اے نیوٹن نے اسکا ذکر کیا ہے کہ شمالی امریکا کے جنگلی کبوترون کی ٹکڑیان اسی غیر متناہی تعداد مین سفر کرتی تہین کہ ولسن نامی ایک صاحب نے ایک ٹکڑی کا اندازہ ۲۲۳۰ ملین کی تعداد مین کیا ہے ۔ اور اونکی تیز پروازی کے ثبوت مین ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ مقام نیویارڈ مین بعض ایسے کبوتر بہی شکار کئے گئے جن کے پوٹون سے وہ غیر منہضمہ دہمان کے دانے نکلے جو یقینی جنوبی مقام کیارولینہ اور جارجیہ کے کہیتون مین کہائے ہوئے تہے جس کی مسافت بعیدہ حیرت مین مبتلا کرتی ہے ۔

بادشاہان فارس نے اسی تیز پروازی کی صفت کی وجہ سے نامہ بری کا کام بہی ان سے لیا ہے ۔

الحاصل کبوتر کا شمار اون پرندون مین نہین ہے جنکا رکہنا یا پالنا

صرف امارت کے چونچلون مین داخل سمجھا جاوے۔ بلکہ حکماے سلف اور ہوشیار
سے ہوشیار قومون نے بہی اس کے وجود کو پسند کیا ہے۔ اور اس کی مصاحبت
سے فائدہ اوٹھایا ہے۔

رنگین کبوترون کی جماعت جو زمین پر پہیلی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ ایک
سرسبز چمن کا حکم رکھتی ہے جس کے دیکھنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔
ایک اکیلا اور تنہا شخص اس باغ رواں سے اپنا دل دن بہر بہلا سکتا ہے۔
ان کے دانے اور چارے کے مخارج سے بدرجہا زیادہ فائدہ ان کے بگڑے ہوے
پاٹھون کے گوشت سے حاصل ہو سکتا ہے جس کا استعمال انسان کے لئے نعمت ہے

جو حضرات تجارتی اصول پر عمل کرتے ہین وہ مخارج کو محاصل سے
وضع کر کے کچھہ اپنی گرہ مین بچا رکھتے ہین۔

طبّی وہ منافع جن کی بیان سے اس کتاب کی فصل دوم مملو ہے۔ اس جمع
خرچ حسابی کی سوا ہین۔ جو درحقیقت امرا اور بادشاہون کے لئے اسکے پالنے کے حقیقی نتائج ہین

دوسری فصل کبوتر کی نسبت طبیّ تحقیقات کے بیان مین

(۱) کبوتر کا مزاج

صاحب محیط اعظم اور دوسرے حکیمون کی یہ تحقیق ہے کہ کبوتر کے دو اقسام ہین - ایک برّی - دوسری اہلی -

برّی وہ ہی جو صحرا مین رہتا ہی جو اکثر یک رنگ یعنی خاکی مائل بسنبری ہوتا ہے - اور اہلی وہ ہے جو آبادیون اور گھرون مین پالا جاتا ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہین - صحرائی مزاجاً گرم تر اور خشک تر - اور اہلی کے مقابلہ مین لطیف تر ہے اور اہلی درجہ دوم مین گرم - اور درجۂ اول مین خشک ہے - اور دونون اقسام مین رطوبت فضلیہ ہوتی ہے -

ان کے بچون کا گوشت جب تک وہ اُڑنے کے قابل نہ ہون درجۂ دوم مین گرم ہے - اور اوس مین حرارت کے ساتہ رطوبت فضلیہ بہی ہے خصوصاً اہلی کبوتر کے بچون مین جو کثیر الرطوبت ہین بعض کا قول ہی کہ اوس بچّہ کا گوشت جو اُڑنے کے قریب ہو رطوبت فضلیہ کے ساتہ گرم و تر ہوتا ہے - اور حرارت

اور تقویت مین معتدل۔ اور بعضون نے اس کے گوشت کو جوان کبوتر کے

مقابلہ مین حارا ور زیادہ مرطوب خیال کیا ہے۔

شیخ الرئیس کا قول ہے کہ کبوتر بچہ کے گوشت مین کثرت رطوبت

فضلیہ کی وجہ سے غلیظ بھی ہے۔

(۳) **کبوتر کی ہوا** یہ بات بھی خواص کبوتر مین داخل ہے کہ اوسکے

پرواز کی ہوا۔ اور اوس کا قرب انسان کے لئے سبب امن ہے۔ اور امراض

دماغی اور عصبانی اور عفونی سے جیسے سکتہ۔ بیہوشی۔ ام الصبیان

جمود۔ فالج۔ خدر۔ طاعون۔ وحشت۔ اور فساد ہوا۔ وغیرہ۔

انسان کو بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اطبا نے کبوتر اہلی کو

گھرون مین پال رکھنا پسند کیا ہے۔

اطبا کا قول ہے کہ جس شخص کے چیچک نکل آئی ہو اوس کے قریب یعنی

خواہ اوس کے مقام سکونت کے نیچے ہو یا اوپر کسی جانب مین کبوترون کا وجود

مریض کے لئے بہت مفید ہے۔

(۳۳) کبوتر کا گوشت | کبوتر کے گوشت کے کہانے سے۔ مرض فالج۔ لقوہ رعشہ۔ خدر۔ اور استرخائ۔ دفع ہوجاتا ہے۔ خون صالح کی تولید ہوتی ہے بدن کی تسمین۔ اور گردون کو تقویت۔ باہ کو نفع منی کی تولید ہوتی ہے اور استسقای زقّی۔ وطبلی کے لئے خصوصیت کے ساتہ فائدہ بخش ہے۔

شیخ الرئیس کا قول ہے کہ کبوتر کے اون پاٹھون کا گوشت جو اڑنے کے قریب ہون ہضم مین نہایت سبک اور اس گوشت کے کھانے سے خون صالح بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے وہ جوزون کے گوشت سے بدرجہا بہتر ہے گیلانی فرماتے ہین کہ کبوتر کے بچون کے گوشت کو تلون کے تیل مین بغیر نمک اور مصالحہ کے پکا کر کھانے سے سنگ مثانہ توٹ جاتا ہے۔ اور مفید موقع مین خارج ہوجاتا ہے۔ آپ کا قول ہے کہ غذا مین گوشت کبوتر کا استعمال گردہ کا مُصلح اور منی کو زیادہ کرتا ہے۔ آپ ہی کا قول ہے کہ گوشتِ کبوتر

سریع الہضم اور مولّد خلط صالح اور مسکّن التہاب ہی۔ سرد مزاجون کو بہت موافق ہے۔ کباب گوشت کبوتر بچہ کو ادویہ گرم کے ساتہ ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ گرم مزاجون کو اسکا استعمال پیاز۔ اور مغز خیار کے ساتہ مفید ثابت ہوا ہے خصوصاً وہ شخص جسکا خون کم ہوگیا ہو اوس کے لئے یہ غذا بہت مفید ہے جس شخص کے پیٹ مین درد ہو یا سرد مزاج ہو اوس کے لئے کبوتر کا شوربا بہت مفید ہے جس شخص کو کثرت استعمال شراب کی عادت ہے اوس کو گوشت کبوتر سے احتراز ہی اولے ہی۔ پھر آپ نے فرمایا ہے کہ درد کمر کے علاج کے لئے اس کا گوشت بہت فائدہ مند ہے۔ اگر اس کو چنون کے ساتہ پکا وین۔ یا سویہ کے عرق کے ساتہ۔ تو اس کے کھانے سے کرم خارج ہو جاتے ہین۔

جس قدر مضار اس گوشت سے مسلّم ہین اون کا مصلح سرکہ اور پیاز ہے۔ اور انار کا رس اور شربت بہی۔

(۴) کبوتر کا خون | حکما کا قول ہی کہ کبوتر کا لہو گرما گرم زخمون پر ٹپکا دینے سے

الیتام کے آثار بہت جلد پیدا ہو جاتے ہین ۔ اگرچہ وہ زخم ہڈی تک پہنچ چکا ہو
اور خاص کر اوس وقت زیادہ نافع ہوتا ہے جبکہ اوس کے ساتہ روغن گل شریک
کر لیوین ۔ جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کے اون پاٹھون کا خون جن کے پر
ابہی ابہی نکلے ہون آنکہہ مین ٹپکاوین تو آنکہہ کے پرانے زخمون اور جمے ہوے
خون اور پردہ اور شب کوری کو دفع کرتا ہے ۔ اسی طرح اگر کبوتر کے خون کو ناک مین
ٹپکاوین یا پیشانی پر طلا کرین تو نکسیر کو روک دیتا ہے ۔ نیز اگر سوکہے ہوے خون کو
بقدر دانہ باقلا کہالین تو نکسیر کے لئے مفید ہے ۔

(۵) کبوتر کی چربی **حکماء** کا قول ہے کہ کبوتر کی چربی کی مالش زخمون اور
قرحون کے نشانات کو بدن سے مٹا دیتی ہے اور جلد کو چمکانے لگتی ہے ۔ نیز اون
زخمون کو مٹاتی ہے جو سر مین اور بالون کی جڑون مین ہو جاوین ۔

(۶) کبوتر کے پر **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے پرون کو اوسی کے
سر کے ساتہ پیس لین اور پہر اوس کو بطور سرمہ استعمال کرین تو آنکہون کی جہلّی

اور تیرگی اور شب کوری دفع ہوگی۔

(۷) کبوتر کا پتّا | **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے پتّے کو کسی ایسے بیمار کی آنکھ مین پھیرین جس مین پانی اوتر آیا ہے یا سپیدی یا پردہ آگیا ہے تو اس سے بہت نفع ہوگا۔

(۸) کبوتر کی ہڈّی | **گیلانی** کا قول ہے کہ کبوتر کی ساق کی ہڈّی کو جلا کر کسی بتّی کے ذریعہ سے اوس کا شافہ رکھین تو اعادۂ بکارت کے لئے اسرار سے ہے۔

(۹) سنگدان کبوتر | **گیلانی** کا قول ہے کہ جب کبوتر کے سنگدانے کو تازہ نکال کر آلایش اندرونی سے صاف و پاک کرکے اوس کا سفوف بنا دین اور مار گزیدہ کو کھلا دین تو زہر دفع ہو جاتا ہے۔

(۱۰) کبوتر کا پیٹ | **آپ ہی** کا قول ہے کہ جب زندہ کبوتر بچہ کا پیٹ چاک کرکے زہریلے سانپ یا بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر اوسکو باندھ دین تو اوس سے زہر اوتر جاتا ہے

(۱۱) کبوتر کے انڈے | **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے انڈے مزاجاً بہت گرم

ہین ۔اگر کچّے انڈے پی لیین تو سینہ کی سختی اور رخسارون کے رنگ کی اصلاح

کے لئے بہت مفید ہین ۔جب شہد کے ساتہ بچّون کو کھلاوین تو وہ جلد بات کرنے

لگتے ہین ۔ گیلانی کا قول ہے کہ کبوتر کے پانچ انڈون کو سور کی چربی کے

ساتہ ملاکر فوطون پر طلا کرنے سے باہ کے لئے نہایت فائدہ بخش اور مؤثّر ہے ۔

(۱۲) کبوتر کی بیٹ کبوتر کی بیٹ باعتبار یبوست اور حرارت درجۂ

سوم ہین شدید ہے خصوصاً کبوتر برّی کی بیٹ ۔ یہ جلا بخشنے والی ہے ۔ اور اسکا

شمار اون دواؤن ہین ہے جن کے استعمال سے رنگ صاف ہوتا ہے ۔

حکمار کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو آرد جو ۔ آرد گندم ۔ اور قطران کے

ساتہ گرم پانی ہین پیسکر حل کرین اور مرہم کی شکل ہین تیار کرلین ۔ اور پہر کتان کے

کپڑے پر اوس کو مل کر برص کے مقام پر چسپان کردین تو تین دن ہین مرض کی

کمی نظر آوے گی ۔ اور پہر اسی طرح عمل کرنے سے مرض جاتا رہیگا ۔

بعض اطبار نے لکہا ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو جو کے آٹے کے ساتہ پیس کر

ضماد کرنے سے اورام سخت کی محلل اور ملین ہے۔ اور اسی کو السی کے بیج اور سرکہ کے ساتھ شریک کرکے ضماد کریں خنازیر یعنی کنٹھ مالے کو تحلیل کردیتی ہے۔ اور شہد اور السی کے بیج کے ساتھ ملا کر پیٹ پر چڑہانے سے اورام صلب اور دمبلوں کو گلا دیتی ہے اور زخموں کی خشک جھلی کو دفع کر دیتی ہے۔ اور قرحۂ آتشک کو نفع بخش ہے۔ اسی طرح اگر جو کے آٹے اور سرکے اور شہد کے ساتھ بیٹ کو ملا کر پکائیں اور چیرہ کے قوام پر لاکر اوسکا ضماد کریں تو اونہیں تمام امراض کو مفید ہے جنکا بیان اوپر ہوا۔ اور جب صرف بیٹ کو سرکہ کے ساتھ ملا کر مسّوں اور بڑھے ہوے مردار گوشت پر طلا کریں تو بہت نفع ہوتا ہے۔ اور اس کا طلا مرض قوبا اور وجع مفاصل کو نفع بخش ہے۔ اور عام طور پر محلل ادویہ کے ساتھ بیٹ کو مخلوط کرکے لگانے سے تمام اقسام کے اورام دفع ہوتے ہین۔

اسی طرح کبوتر کی بیٹ کو پارچہ کتان میں لپیٹ کر جلاوین اور اوس کی راکھہ کو روغن زیتون کے ساتھ ملا کر جلے ہوے جسم پر طلا کریں تو زخم بہت جلد التیام

پذیر ہو جاتا ہے۔ اور نیز کبوتر کی بیٹ کو رائی کے ساتھ پیس کر ہر ایک عضو پر ضماد کرنے سے اوس کی سردی دفع ہو جاتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کا ضماد رائی اور ہالون کے ساتھ پرانے درد سر اور آدہے سر کے درد اور جگر کے عارضے اور پہلو کے درد اور جوڑون کے درد اور نقرس کے لئے نہایت نافع ہے۔

آپ ہی کا قول ہے کہ کبوتر کی جلی ہوئی بیٹ کا طلا ناک پر نکسیر کے روکنے کے لئے اعلیٰ درجہ مین مفید ہے۔

آپ ہی نے فرمایا ہے کہ اگر کبوتر کی بیٹ ایک درم سے ۳ درم کے وزن مین شہد کے ساتہ دوا اگر کہائی جاے تو استسقای بارد کے لئے نافع ہے۔

اور اوس کا طلا سرکہ کے ساتہ بہی استسقا کے لئے مفید ہے۔ اور اسی طرح اوس کا طلا پیٹ پر مستسقی کو فائدہ بخشتا ہے۔ اور کبوتر کی بیٹ کا حقنہ گرم پانی کے ساتہ درد شکم اور مرض قولنج کو دفع کرتا ہے۔

اگر دو یا تین درم کے وزن مین اوس کو داڑ چینی کے ساتہ کہایا کرین تو سنگ مثانہ
کے توڑنے کے لئے مجرب ہے ۔ بعض کا قول ہے کہ اس مقصد کے لئے لال رنگ
کے کبوتر کی بیٹ بقدر یک درم اور داڑ چینی بقدر تین درم استعمال کرنا چاہیے
حکمائے کہاہے کہ اگر کبوتر کو السی کے بیج کہلاوین اور پہر اوس کی بیٹ کو
جس قدر کہ ہتیلی مین سما سکے کہایا کرین تو اس سے سنگ مثانہ بالکل توٹ جاتا ہے
گیلانی کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو جلا کر اوس کا نمک تیار کرین اور اسکو
مولی کے عرق کے ساتہ کہاوین تو اوس کے اثر سے سنگ مثانہ توٹ جاتا ہے
اور کبوتر صحرائی کی بیٹ کے جوشاندہ مین بیٹہنے سے عسر البول کا شکوہ
زائل ہو جاتا ہے ۔

تیسری فصل رنگین کبوترونکے اقسام اور حدود کے بیان مین

رنگین کبوترون کے اقسام بے شمار ہین ۔ اور ہر ایک قسم اور اوس کے حدود کے
لحاظ سے اونکے جدے جدے نام ہین ۔ مجبر دناموں سے اون کے تعریفات اور

حدود کا معلوم ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے کہ استادون نے صرف کسی ایک وجہ یا علامت کے لحاظ سے ایک قسم کا نام الگ رکھدیا ہے جو مجموعی صفات تعریفات پر حاوی نہین ہے۔ اور ہر ایک قسم کے حدود بہی معین ہین جنکا بیان قسم وار آگے ذیل مین کیا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ رنگین کبوترون مین صرف انہین کبوترون کو شامل سمجھنا چاہیئے جو مختلف الالوان ہون یعنی جن کے پرون مین مختلف رنگ کے پر ہون لیکن عام رائے یہ ہے کہ جوڑون کے کبوترون کی مجموعی جماعت پر جس سے کبوتر باز اڑانے کا کام نہین لیتے ہین۔ اور جنکو صرف تماشا اور تفریح کے لیئے پال رکہتے ہین رنگین کبوترون کا اطلاق ہوسکتا ہے جس مین محض سفید کبوتر۔ اور محض سیاہ۔ یا سرخ۔ یا کاسنی۔ یا زرد۔ یا سبز بہی ایک رنگ ہے۔

اب ہم ان فضول بحثون اور گتھیون مین اپنا زیادہ وقت ضائع نہین کرنا چاہتے اور اون لفظی اختلافات مین پڑنا نہین پسند کرتے جو ہر ایک ملک کے استادون مین

پائے جاتے ہین بلکہ ایک سلسلہ ہے اون اقسام کو بیان کرنا مناسب خیال کرتے ہین جو ہماری نظر سے گزرے ہین تاکہ ابتدائی شوقین اوس دہوکہ سے بچین جو اون کی ناواقفیت کی وجہ سے اہل بازار اونکو دیا کرتے ہین ۔

اس فصل کے پڑہنے سے اونکو اس جانور کے اچّھے اور برے اقسام کی اطلاع ہوجاوے گی ۔ وہ کبھی ایک قسم کو دوسری قسم کے دہوکے مین نہ لین گے اور ہر ایک قسم کے تعریفات اور حدود سے بخوبی واقف ہوجاوین گے ۔

(۱) لقّا | اردو زبان کا لفظ ہے ۔ اسم مذکر ۔ اقسام کبوتر سے ایک اعلیٰ قسم ۔ اس کو انگریزی مین ۔ فیان ٹیل سے موسوم کرتے ہین یعنی پنکھے کی سی دُم والا کبوتر ۔ درحقیقت اس کی دُم مثل عاجی یا کاغذی گول پنکھے کہ کَھڑی اور پہیلی ہوئی ہوتی ہے ۔ اس کا رُجحان سر کی جانب ہوتا ہے ۔ اور اس کبوتر کا سر کسائی کی وجہ سے دُم سے جا ملتا ہے ۔ بعض ایسے لقّے بہی ہم نے دیکھے ہین جن کی دُم مین ۸۰ پر ۔ اور پاؤن پر بہی لانبے لانبے پر تہے ۔ اور سر پر ایک خوبصورت

چوٹی تہی۔ بعض کی آنکھہ سیاہ۔ اور بعض کی موتی چور بعض کے پر ریشمی جیسے
کرکناتہہ مرغ کے پر۔ اور بعض کے سادہ باعتبار رنگون کے سیاہ۔ کاسنی سرخ
سبز۔ سرمئی۔ کبرے۔ لیکن مکھی لقے۔ اور شیرازی لقے بہت کمیاب ہین
ہمنے اپنی عمر مین صرف ایک فرد شیرازی لقے کی دیکھی ہے۔ اہل ہند نے
رنگ برنگ لقون کو رنگین کبوترون مین شمار کیا ہے۔ اور باعتبار خوبصورتی
کے اس کو اعلیٰ قسم کا کبوتر مانا ہے بعض لقون کی کسائی اس درجہ مین
بڑہی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ دانہ مشکل سے کہاتے ہین۔ اور تمام دن اونکو کستے
اور ناچتے ہوے گزر جاتا ہے خدا کی قدرت ہے کہ ان صفات کی مادہ جب
انڈونپر بیٹہتی ہے تو اوس کی کسائی خود بخود کم ہو جاتی ہے۔ جب وہ اپنے
گھر سے باہر نکل آتی ہے تو بدستور کسنے لگتی ہے۔ انگریز اس قسم کے نہایت
شایق ہوتے ہین۔

(۳) مکھی | ہندی زبان مین مُنہ کو مکھہ کہتے ہین۔ بدین وجہ کہ اسکا

چہرہ اور مُنہ برخلاف تمام جسم کے سفید ہوتا ہے لہذا اسکا نام استادون نے
مکھی رکھا ہے۔ ہندی زبان مین اس قسم کا نام مکھی ہے۔ اہل لغت نے لکھا ہی
کہ مُکھی ایک قسم کا کبوتر ہے جو ذرا گردن کو کسی موہی رکھتا ہے۔ اور جسم کے رنگ کے
خلاف سفید سر ہوتا ہے ایک اہل زبان نے جس کا تخلص آبرو تہا کہا ہے ؎
اس ناتوانکی حالت وان جا کہے وہ اڑکر ؏ میرا یہ رنگ رو ہے جیسا مکھی کبوتر
ہندوستان کے بعض اُستادون کی رائے ہی کہ مکھی کبوتر چوٹی دار ہونا چاہیے
اور چوٹی جسم اور مُنہ کے رنگ کی حدِّ فاصل ہو یعنی چوٹی کے سوا باقی تمام پر
چہرہ کے سفید ہون۔ اور اوہی حد سے چونچ کے نیچے کے بال بھی ایک دایرہ مین
سفید رہین حتّیٰ کہ چونچ پر بہی کوئی سیاہ دہبّہ نرہے۔ باقی تمام جسم کے پر و بال
سیاہ۔ یا سرخ۔ یا زرد۔ یا سبز۔ یا اگرئی۔ یا کاسنی۔ یا سرمئی ہون بعض کی
رائے ہی کہ ہر ایک بازو کا ایک ایک آخری پر سفید رہے بعض نے دو دو اور
تین تک بہی جائز رکھا ہے جس مکھی مین کسائی نہو وہ اعلی درجہ کا مکھی نہین ہی

سمجھا جاتا - یہ کبوتر جس قدر چھوٹے قد کا گٹھا ہوا - چوڑے سینے مختصر دُم اور
بھاری مغز کا ہو وہ بہتر ہے - اہل ہند کا قول ہے کہ مکھی وہ جو چوڑی مین سے
نکل آوے یعنی بہت چھوٹے قد کا ہو - پانون بھی چھوٹے ہون - اہل کرنال بڑے چوٹی
کے مکھی کو زیادہ پسند کرتے ہین - جس مکھی مین کسائی نہین ہوتی اوس کو اڑتے
ہوے ساتھ مین ملا دیتے ہین - یہ قسم درحقیقت بہت خوبصورت ہے
بشرطیکہ حدود معینہ بالا مین کامل اُترے ہم نے اپنی عمر مین زرد مکھی نہین
دیکھا - لال مکھی بھی نہایت کمیاب ہے -

(۳۲) سِشسترو بکسر اول زبان اردو کا لفظ ہے بمعنی روتی صورت
غمگین - یہ اوس کبوتر کا نام ہے جو مکھی کا عکس ہے یعنی اس کے تمام جسم کے
پر سفید ہوتے ہین اور چہرہ سیاہ - یا سرخ - یا سبز - یا زرد - یا کاسنی یا اور
کسی رنگ کا - استادون کی راے ہے کہ اس کے دونون بازو کے دو دو یا
ایک ایک پر بھی اوسی رنگ کے ہون جس رنگ کا چہرہ ہے - اور دُم کا رنگ

مثل چہرہ کے ہو۔ یہ بڑے یا متوسط قد مین عمدہ خیال کیا جاتا ہے۔ کسائی اسکے لئے عیب ہے۔ چہرے اور دُم کے سوا باقی جسم یا تو سفید محض ہو۔ یا مختلف رنگ کے پرون سے مملو۔ آخر الذکر کو گلدار کہتے ہین۔ سفید محض سے گلدار زیادہ قیمتی ہوتا ہے بخصوص جب کہ مختلف رنگ کے گل ہون سبز اور سیاہ اور کاسنی شِستر و کے سِوا ہم نے مختلف رنگ کے گل نہین دیکھے۔ زرد اور سرخ شِست رو کے گل ہمیشہ زرد و سرخ ہی ہوتے ہین۔

اہل دکن نے بےچوٹی کے شِستر و کو پسند کیا ہے۔ اور لکھنو اور دلّی والون نے چوٹی دار کو۔

(۴۴) ببر عربی زبان مین ایک قسم کے شیر کا نام بَبر ہے جو افریقہ کے بنون مین پایا جاتا ہے۔ اس کی گردن زبردست۔ اور گردن کے اطراف کھڑے ہوے بال ہوتے ہین۔ ایک خاص قسم کے کبوتر کو بھی ببر کہتے ہین جس کی گردن پر مُنہ کی جانب پلٹے ہوے پَرون کا حلقہ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں اسی کو الٹی چوٹی یا الٹے پرون کا کبوتر کہتے ہین۔
اور انگریزی میں جاکپین یا نن۔ انگریزی زبان میں تارک الدنیا عورتونکا
نام ہے۔ جن کی سفید توپی گلے تک چہرہ کو چھپادیتی ہے۔ ہر کبوتر کے
گلے کے الٹے بال اسی کے مشابہ ہوتے ہین۔ اس کا چہرہ مثل مکھی کبوتر کے
سفید ہوتا ہے اور دُم بھی سفید اور باقی جسم کے پر و بال سیاہ یا سرخ
یا زرد یا سبز۔ اور پیرون کے قریب میں کچھ کچھ سفید پر۔ بعض ہر سر سے پانون
تک سفید ہوتے ہین بعض کے جسم پر رنگ برنگ گل۔ منغر بڑا سینہ چوڑا
قد متوسط۔ پانون چھوٹے یہ بڑا خوبصورت کبوتر ہے کلکتہ اسکا وطن ہے
اس کی آنکھ موتی چور ہوتی ہے۔ اس قسم میں نر و مادہ کی شناخت بہت
مشکل سے ہوتی ہے۔ اس لیے کہ نر و مادہ دونون کے چھٹے بند ہوتے ہین

(۵) شیرازی زبان فارسی کا لفظ۔ منسوب بہ شیراز۔ کبوتر کی ایک
قسم۔ قد بڑا۔ بہت زبردست۔ گلے کے قریب قریب۔ سینہ چوڑا آنکھین

بڑی بڑی اور پلکین سرخ ۔ سرپڑا ۔ نلیان موٹی ۔ ابر و سفید جس کی سفیدی کا آغاز چونچ کے بالائی حصہ سے ہو ۔ اور باقی رنگ سر کے اوپر کے حصّہ سے گردن کے آخر تک سیاہ یا سرخ یا زرد یا سبز یا کاسنی وغیرہ ۔ دُم کے کُل پر سفید ہون بازون کے تمام پر اوسی رنگ کے جس رنگ کا سر ہے ۔ اور سینے اور پانون کے بال بالکل سفید ۔ پانون پر لانبے لانبے پر ۔ یہ بڑا ر و دار اور وزنی کبوتر ہے ۔ اس مین جو قسم گلی شیرازی کی ہے ۔ اوس کے سینے اور پانون کے پر مین مختلف رنگ کے پر ہوتے ہین ۔ اس کی قدر و قیمت اول الذکر سادے شیرازی سے زیادہ ہے ۔ یہ کمیاب اور قیمتی قسم ہے ۔ چھوٹے قد کی شیرازی کبوتر کثرت سے ملتے ہین ۔ بعض استادانِ ہند کی رائے ہے کہ چونچ کا بالائی حصّہ بھی اوسی رنگ کا ہو جس رنگ کا سر ہے ۔ لیکن اتفاق اسپر کہ چونچ اور ناخن بالکل سفید ہون تو بہتر ہے ۔ گلدار شیرازی کے بچے کم عمری مین سادے شیرازی کے سے ہوتے ہین ۔ اور جوانی مین گل نکالتے ہین ۔

جس شیرازی کے بازؤن مین بعض سفید پر ہون اوسکو قلنجہ کہتے ہین۔ اور جسکی
دُم مین بعض اور رنگ کے پر ہون وہ تیرہ سے موسوم ہوتا ہے۔ اور یہ دونون
عیوب مین داخل ہین۔ اہلِ ہند اس کبوتر کو عموماً بہیگے ہوے چنے کہلاتے ہین
اور ان کے بچون کو گوشت کا قیمہ کہلایا جاتا ہے تاکہ قدآور رہون۔
شیرازی کو چوٹی نہ ہونا چاہیئے۔

(٦) خال | زبان اردو کے اہل لغت نے۔ خال۔ سے دورنگا کبوتر مراد
لیا ہے۔ اور ایک معنی کرکے اون کا یہ اجمال بیان صحیح بھی ہے۔ خال وہ کبوتر
ہے جس کے چہرے اور گردن کا رنگ مثل شیرازی کے ہو۔ اور دُم کا رنگ مثل
گردن کے۔ اور درمیانی حصّہ اور بازو سفید ہون۔ اور سینہ بھی مثل شیرازی
بے گل کے سفید ہو۔ اسی قسم مین ایک قسم کا نام گلی خال ہے جس کے سفید حصہ مین
بھی رنگ برنگ کے پر ہوتے ہین۔ یہ بہت خوبصورت اور قیمتی کبوتر ہے۔
خال کُل رنگون مین ہوتا ہے یعنی سیاہ خال۔ سبز خال۔ سرخ و زرد خال۔ کاسنی خال

دکن مین کاسنی خال اور سبز خال کمیاب ہے۔ سرخ و زرد خال مین دوسرے
رنگ کے گل نہایت نایاب ہین جسکو ہم نے نہین دیکھا اکثر ہم رنگ گل ہوتے ہین
اس کبوتر کو کبوتر بازانِ ہند زیادہ پسند نہین کرتے اور جس کو وہ خال سے
موسوم کرتے ہین۔ وہ دکن مین خرقعی سے موسوم ہے جس کا بیان آیندہ آویگا
خال مُتوسّط یا چھوٹے قد کا مرغوب ہے۔ اُڑتے ہوے کبوترون کے ساتہ مین
اِس کا کوئی ایک فرد بطور نشان کے مرغوب سمجھا جاتا ہے۔ اس کی چونچ اور
ناخن کی سپیدی زیادہ مطبوع اور داخل حدود ہے۔

خال جو چوٹی دار ہو وہ اچھا نہین سمجھا جاتا۔

(۷) خرقعی | خرقعی کبوتر آگرہ کا بہت مشہور ہے جس کو وہان کے باشندے
خال کہتے ہین۔ اور دکن مین خال کی ایک جدا قسم ہے جس کا بیان اس سے
پہلے ہوا۔ خرقعی کے حدود مثل خال کے ہین اس قدر اضافہ کے ساتہ کہ اس کا
سینہ بھی صرف پوٹے تک اوسی رنگ کا ہو جس رنگ کی گردن اور دُم ہے

اس کے بہی دو قسم ہوتے ہین (۱) سادہ (۲) گلدار۔ جیسا کہ خال کے اقسام
ہین۔ گلدار خرقعی زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے۔ خرقعی کا قد بہت چہوٹا
اور سینہ چوڑا۔ مغز بڑا۔ چونچ چہوٹی۔ پانون کی نلیان کوتاہ۔ دُم بہی چہوٹی ہونی
چاہیئے۔ ان صفاتسے موصوف خرقعی کو اہل ہند ولایتی کہتے ہین۔ آجکل اسکا معدن
آگرہ ہے۔ جہان ایک مشہور کہارنی انکے جوڑون کو پال رکہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے
کہ جب واجد علیشاہ مرحوم کے کبوتر مٹیابرج کے تباہی کے بعد سراج ہوی تو اسنے
سب خرقعی ایک ساتہ خرید کرلئے۔ خال خال لکہنؤ مین بہی ملتے ہین اور حیدرآباد
مین کمیاب ہین۔ دکن مین انکی نسل مکمل حدود کے ساتہ بہت کم ہے۔ برخلاف
خال کے جو دکن ہی مین کثرت سے ملتے ہین۔ چوٹی دار خرقعی قابل تعریف
نہین سمجہا جاتا۔

(۸) چوہا چندن | یہ لفظ زبانِ اردو کا ہے۔ اوس کبوتر کا نام جس کے مُنہ
اور سر اور پوٹے کا رنگ گردن کی حد تک بہورا سرمئی مثل چوہے کے ہو اور باقی

تمام جسم پر مثل چندن کے شتری رنگ کے ہون۔ ہم نے اس کے عکس مین ایسے
چوہا چندن بہی دیکہے ہین جن کے سر اور پوٹے اور گردن کا رنگ مثل چندن کے
تہا اور باقی جسم کا رنگ مثل چوہے کے۔ دونون قسم کو چوہا چندن کہتے ہین
اس کی چونچ عموماً بہت چہوٹی۔ مغز بڑا۔ اور قد مثل قمری کے ہوتا ہے
اور بعض کی آنکہہ موتی چور مثل گرہ باز کے۔ اور بعض کی آنکہہ بالکل کالی۔
یہ کبوتر عموماً بے چوٹی کے پسند کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا تیز پرواز کبوتر ہے۔
اس قسم مین بعض کے پیرون پر بہی پر ہوتے ہین۔ لیکن جس کا قد بڑا ہوتا ہے
اوسکو اڑتے ہوے ساتہ مین ملا لیتے ہین۔ چوہا چندن کی اعلی تعریف یہ ہے
کہ اوس کے پیرون پر پر نہ ہون۔

(۹) نساورا | یہ ہندی زبان کا۔ لفظ ہی۔ بقول اہل لغت کبوتر کی
ایک خاص قسم جس کا تمام رنگ سبز ہو اور دو شہپر سفید۔ اس کو اہل ہند
نامہ بر بہی کہتے ہین۔ دلی والے تشبیہاً کہتی ہین کہ (آج اوس کے خوب نساورے

اُڑے) یعنی خوب جوتے پڑے - لیکن نسا ورون کے اصلی عدد وہ نہین ہین
جن کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے - بلکہ نساورا کبوتر خواہ کسی رنگ کا
ہو سپید ہو یا سبز یا سیاہ یا کاسنی یا سرخ یا زرد تمام جسم کے پر ایک رنگ
کے ہون - کبوتر لانبا ہو - اور خُرد نوکہ - پانون پر لانبے لانبے پر - سر چھوٹا
آنکھہ سیاہ - یہ کم پرواز جانور ہے مگر بہیئت مجموعی بہت خوبصورت ہوتا ہے
سپید نساورے بہت بھلے معلوم ہوتے ہین -

(۱۰) یاہو | اس کبوتر کا اصلی وطن مشہد مقدس ہے - ہندوستان مین
کثرت سے ملتا ہے - اہل لغت لکھتے ہین کہ اس کبوتر کا کوئی خاص رنگ نہین
ہے سفید بھی ہوتا ہے - کالا بھی - یہ کبوتر بڑا لمبا دم کھینچتا ہے یعنی گونجتا
ہے اور اوس کی گونج مین ہو کی آواز پائی جاتی ہے - اسی واسطے یہ نام رکھا
گیا - یہ کبوتر اڑنے کے کام کا نہین ہوتا - زبان دانانِ ہند سے حضرت ذکی
فرماتے ہین ؎ پندے سو دسے بہتر تھا کہ یاہو کہتے ؛ کاش انسان کیے

عوض بنتے کبوتر واعظ :: فارسیون نے بہی اِس کا ذکر کیا ہے مُلّا طغرا
فرماتے ہین سے کبوتر چو یا ہو ز دا ز فرط شوق :: شد از ذکر او بوستان
گرم شوق :: یہ قد مین بڑا اور پانون پر ا ہوتا ہے ۔ چوٹی دار کی زیادہ قدر ہے
بعض سپید یا ہو مشہد مقدس سے لاے ہوے ایسے ہی دیکھے گئے ہین جو
پانون پَرے بہی تہے ۔ اور چوٹی دار بہی ۔ اور ایک اور نازک سی چوٹی اون کی
چونچ پر تہی ۔ دکن مین یہ نایاب ہین ۔

(۱۱) پُھکا یہ کلکتہ کا کبوتر ہے جس کی نسل وہین سے پہیلی ۔ غالباً
مٹیا برج کا صدقہ ہے ۔ کبوتر بہت لانبا ۔ بے چوٹی ۔ گلا سبز اور سیاہ گنڈے دار
سفید رنگ بعض مین سیاہ گل ۔ گلا مثل پھکنے کے پہولا ہوا ۔ جب یہ مستی مین
گونجنے لگتا ہے تو گلا اور زیادہ پہول جاتا ہے ۔ رہ رہ کر وہ اپنے گلے کی ہوا
خالی کرتا رہتا ہے ۔ مگر پہر ہوا بہر جاتی ہے ۔ دانہ کھاتے وقت البتہ ہوا کو
خالی کر لیتا ہے ۔ اوس وقت ایک خالی جہولدار خریطہ گلے کے نیچے لٹکتا ہوا

نظر آتا ہے لیکن دن کا بڑا حصہ گلا پھلائے ہوئے گزر جاتا ہے۔ اور
ایک خاص ہیئت دکھائی دیتی ہے یہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا چونچ سے
متصل گلے کے نیچے ایک بڑی رسولی ہے۔ قد مین بڑا اور بلند ہوتا ہے۔
دکن مین کمیاب ہے۔ البتہ کلکتہ مین اس کی تجارت ہوتی ہے اس کی
انکھین موتی چور ہوتی ہین۔

(۱۲) روشن یہ فارسی زبان کا لفظ ہے یعنی چمکیلا۔ نورانی صاف
دکن مین ایک خاص قسم کے کبوتر کا نام ہے۔ جس کے گلے اور گردن پہ چمکتے
ہوئے سبز پر ہون۔ اور بازو پر سیاہ دوہرے گنڈے۔ اور جسم کا رنگ
سپیدی مائل کھلے رنگ کی راکھہ کا سا جس کو کبوتر باز چاندی کا ورق
کہتے ہین۔ دراز قد۔ بڑی بڑی سرخ آنکھہ سفید ناخن سفید چونچ چوڑا
مغز۔ یہ واقعی بہت حسین اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے اور اڑانے
مین اس سے کام لیتے ہین۔ رنگین جوڑون مین بھی جامعیت الوان کے

لئے رکھتے ہین۔

(۱۴۳) گرہ باز یقول اہل لغت معلق زنی کرنے والا کبوتر جو بلندی پر
چڑھکر کلا بازیان کہائے حضرت ذوق فرماتے ہین

کہائین کبوترانِ گرہ باز کی طرح سینہ سی آنکر سر دوش ہو اگرہ

یہ کبوتر چھوٹے قد اور سر اور چونچ کا مختلف الالوان اکثر سپید جسم پر کالے
گل بھرے ہوے نہایت گٹھیلا ہوتا ہے۔اس کی بلند پروازی ضرب
المثل ہے۔اہل ہند اس کو تنہا اُڑاتے ہین۔دو شبانہ روز تک پرواز
مین رہ کر واپس آتا ہے بشرطیکہ باز۔بحری کے شکار سے بچ جاوے
یہ زیادہ قیمتی کبوتر نہین ہے۔رنگینون مین ایک آدھ جوڑا اس کا بھی
چھوڑ دیتے ہین۔

(۱۴۴) لوٹن لوٹنے والا۔تڑپنے والا۔پھڑکنے والا کبوتر۔اس کا
نام ہی نام معتبر ہے مگر کبوتر قابل تعریف نہین اکثر سفید رنگ کا

چوٹی دار ہوتا ہے۔ اور بعض مختلف الالوان بھی۔ بے چوٹی۔ متوسط القد
ماؤف دماغ۔ اس کا سر پکڑ کر ہلانے اور زمین پر چھوڑ دینے سے اوسوقت
تک پھڑکتا رہتا ہے جب تک اوس کو زمین سے اوٹھا کر اوس کے پیر پھو
نہ ماریں یغفلت سے بعض کبوتر اسی صفت اور کمال میں مرجاتے ہیں یا
کمال کیا خاک ہے اور نہ کوئی صفت ہے نہ اوسکو حلاوت اور نہ تماشائیکو
لطف ولذت جہاں اور اقسام جمع ہیں وہاں اس قسم کا بھی ایک جوڑا
خوگیر کی بھرتی کا مصداق ہے۔

(۱۵) خُردلوکا | خردنوک سے چھوٹی چونچ مراد ہے۔ اگرچہ لسناور اور
چوہا چندن کے حدود میں بھی یہ صفت داخل ہے لیکن خُردنوکے کے نام
سے ایک خاص قسم کا کبوتر ہم نے دیکھا ہے جس کی چونچ آدھے چاول کے
برابر تھی اور ایسی پھیلی ہوئی تھی اور اوس کا مغز ایسا چوڑا تھا کہ وہ صلو تا
طوطی سے مشابہ نظر آتا تھا۔ قد بہت چھوٹا۔ اور کبوتر عریض اور طولا گول تھا

سفید رنگ ۔ خالی وقت مین بہی بار بار پرون کو تولتا ہوا ۔ گلے مین ایک بہورے رنگ کا طوق ۔ مدراس کے ایک معمولی شخص کے پاس اسکا جوڑا تہا جس کی مادہ قابل تعریف نہ تہی ۔ اوسنے ۵۰ روپیہ پر بہی بیچنا پسند نہ کیا ۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ لکہنو سے اوسنے خرید کیا ہے اور وہان بہی نایاب ہے ۔ ہماری پاس کے نسا ورون مین البتہ ایک بچّا قریب قریب انہین صفات کا گرا تہا ۔ کیا عجب ہے کہ اوسمین اس قسم کا میل رہا ہو یہ قسم بادی النظر ہی مین کم پرواز دکھلائی دیتا ہے ۔

(۱۶) بصرئی اسی کبوتر کو نامہ بر بہی کہتے ہین ۔ اس کی چونچ بہت لانبی ناک پر گوشت بڑہا ہوا اور آنکہین بڑی ہوتی ہین اور قد و قامت جسامت معتدل نہایت تیز پرواز ۔ گہر کا بہت آشنا ۔ اس کے بچّے جس گہر مین نکل آئے ہین وہ اپنی عمر تک اوس گہر کو نہین بہولتے ۔ اس قسم کے بگڑے ہوئے یا بڑہون سے انگریزی فوج والون نے ایک بڑی حد تک کام لیا ہے اور نامہ بری کی

خدمتین اون کے سپرد کی ہین۔ یہ غلط ہے کہ یہ خط لیجا کر جواب لاتا ہے
بلکہ ہوتا یہ ہے کہ زید اپنے گہر کے نکلے ہوے پاٹہے کو بکر کے ساتہ ایک تنجری
مین بہیجدیتا ہے۔ اور بکر اپنے گہر کے نکلے ہوے پاٹہے کو زید کے سپرد کرتا ہے
دونون اونکو جالدار مقامات مین رکہتے ہین۔ جب زید نے چاہا کہ پیام کا
پرچہ بکر کے گہر بہیجے تو اوس کو اوس پاٹہے کے پرون مین باندہ کر مقید مقام
سے چہوڑ دیتا ہے اور وہ سیدہا اپنے اوسی مقام پر چلا آتا ہے جہان وہ
پیدا ہوا یعنی بکر کا گہر۔ اسی طرح بکر بہی اوس کے جواب مین اوس پاٹہے سے
خدمت لیتا ہے جس کو زید کے گہر سے لار کہا ہے۔ ایک انگریزی فوجی افسر نے
مؤلف سے کہا کہ پانچ گہنٹون مین دوسو پچاس کوس کی مسافت یہ کبوتر آسانی
طے کرتے ہین۔ اور نہایت بلند اور تیز پرواز ہین اور کسی شکاری جانور کے
پنجہ مین بہت کم گرفتار ہوتے ہین۔ اس کی اعلی قسم کے حدود مین علاوہ
اون علامات کے جو اوپر بیان ہوے سبز رنگ بہی داخل ہے اور ہم نے اکثر

سیاہ اور سپید رنگ کے بصری بہی دیکہے ہین ۔ رنگین کبوتر کے شوقین اکثر
ایک جوڑا اس قسم کا بہی رکہہ چہوڑتے ہین ۔

(۱۷) پوٹیا یہ کبوتر دراز اور پانون پرا چوٹیدار ہوتا ہے جس کی
گردن کسی قدر بلند ۔ اس کا سینہ بالکل سیاہ اور تمام جسم سفید جس پر مختلف
رنگ کے پرون سے گُل ہوتے ہین ۔ پوٹیے کبوتر کلکتہ مین ارزان ملتے ہین
لیکن دکن مین کمیاب ہین ۔ مولف سے دلی کے ایک کبوتر باز نے کہا کہ پوٹیا
کبوتر کے سینہ کے ساتہ دُم بہی ہمرنگ ہونا چاہیئے ورنہ اوس کو پیٹیا کہا جاویگا
جیسا کہ خال باخر قعی یا شستروی سفید دم کو پیٹیا کہتے ہین ۔ یہ بات
قرین اصول معلوم ہوتی ہے ۔ ہم نے صرف سیاہ سینہ اور سیاہ دُم کے
پوٹیے کو دیکہا ہے جو اور رنگون مین یہ بہی ایک خوب صورت رنگ
معلوم ہوتا تہا ۔

(۱۸) ریختہ لکہنؤ مین ہم نے اس کا ایک جوڑا دیکہا ہے ۔ ایک اُستاد

فرماتے تھے کہ ریختہ کوئی خاص قسم نہین ہے ۔بلکہ گلی خال یا گلی شیرازی ہی
سے بعض وقت بالکل سفید رنگ کے بچے گرتے ہین ۔اور کبھی کہین اون کے
کوئی دھبّہ بھی ہوتا ہے ۔مگر جوانی مین جب وہ گل نکلتے ہین تو اون کے تمام
جسم مین مختلف رنگ کے پر بھر جاتے ہین اور واقعی بہت بھلے معلوم ہوتے
ہین ۔سر سے پانؤن تک مختلف رنگون سے ملو نظر آتے ہین یہی وجہ ہے
کہ گلی خال یا گلی شیرازی کے بگڑے ہوے حدود کے بچون کو بھی اہل لکھنؤ
بہت قدر سے پالتے ہین ۔اور کہتے ہین کہ یہ رفتہ رفتہ ریختہ ہو جاوین گے
اور اون کے دھبے بھی گلون مین چھپ جاوین گے ۔ ریختہ مثل شیرازی کے
قد اور پانؤن پرا ۔کوتاہ دُم ۔ دراز سینہ ۔ چو مغزہ ہونا چاہیئے ۔

(۱۹) چپ | یہ ایک قسم ہے جو گلی شیرازی ۔یا گلی خال یا خرقی سے
پیدا ہوتی ہے جس کا ایک بازو بالکل سیاہ یا اور رنگ کا ہوتا ہے یعنی رنگین
بازو مین ایک پر بھی سفید نہین ہوتا ۔ دوسرا بازو بالکل سفید اور گلون مین

بہرا ہوا۔ اسی طرح سینہ پر بہی گل ہوتے ہین۔

(۲۰) للنکہے یہ اڑان کے کبوترون کی ایک قسم ہے جس کا رنگ سبز سیاہ گنڈون کے ساتہ۔ اور گلا چمکدار مثل روشن کبوتر کے قد بلند۔ دم کوتاہ سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور آنکہہ مثل یاقوت کے سرخ اور چمکدار یہ بہیئت مجموعی بہت خوب صورت دکہائی دیتا ہے۔ رنگین کبوترون کے مجموعہ مین اس قسم کا ایک جوڑا بہی ضرور رکہا جاتا ہے۔ اِن کے جوڑے بچّون کو خوب پالتے ہین اور بہت جلد جلد انڈے دیتے ہین۔ دایہ گری کے لئے بہت موزون ہین۔

(۲۱) بڑنکہہ یہ ایک خاص قسم ہے جس کی آنکہین انگریزی چوانّی کے برابر ہوتی ہین۔ اور پلک بالکل لال۔ اور جسم کا رنگ سفید یا سبز یا سیاہ۔ انہین تین رنگون کے بڑنکہے ہم نے دیکہے ہین۔ یہ کچہہ زیادہ خوبصورت کبوتر نہین ہین لیکن آنکہہ کی خاص صنعت کے لحاظ سے رنگین جوڑون مین

ان کا شمار بھی کیا جاتا ہے۔ اِن کی بینائی بہ نسبت اور کبوترونکے کم ہوتی ہے

(۲۲) جوگیا یہ رنگ البتہ بہت خوب صورت معلوم ہوتا ہے جوگیا کے جسم کا رنگ خواہ سرخ ہوتا ہے یا زرد یا سیاہ یا سبز یا کاسنی لیکن بازون مین سفید گنڈے بنے ہوے اور اون پر ایک سفید پان تمام سر قریب بہ سپیدی اور یہ سپیدی سر کے نیچے گلے تک اتر آتی ہے اور اوسکے نیچے کچھہ سپید گل ہوتے ہین چونچھہ اور ناخن بھی سپید ہوتے ہین۔ بے چوٹی۔ چو مغز۔ چونچھہ متوسط تیز پرواز۔ گٹھیلے جسم کا۔ اڑانے کے لئے بہت موزون اور مضبوط پایا گیا ہے۔ رنگین جوڑون مین بھی خوشنما نظر آتا ہے۔

(۲۳) گولہ یہ ہندوستان مین اڑانے کے خاص کبوترون کی ایک قسم ہے جس کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے یا نیلا۔ کوتاہ قد۔ کوتاہ دم۔ دراز گردن جس مین چمکیلے پر ہوتے ہین۔ سفید چونچ۔ سفید ناخن۔ چونچ بہت چھوٹی۔ سینہ چوڑا۔ چو مغز۔ آنکھہ سرخ تیرہ رنگ۔ معمولی کبوترون سے

کسی قدر بڑا ۔ رنگین کبوترون مین اس کا ایک جوڑہ بہی پسند کیا جاتا ہے

چوتہی فصل امراض کبوتر کے بیان مین

امراض کبوتر کا عام بیان ایک انگریزی مصنف کا قول ہے کہ عموماً پرندون کے امراض اور اونکی تشخیص ایک سربستہ راز ہے جس قدر کوشش انسان اور چارپایہ جانورون کے متعلق محققین اور حکمانے کی ہے اوس کے سوین حصہ مین بہی پرند کے متعلق نہین کی گئی پرندمین خاص کر کبوتر ایک ایسا شریف جانور ہے اور ہر ایک ملک مین اوسکی پیدایش اس قدر کثرت سے ہے کہ تقریباً آبادی کے آدہے حصہ مین اوس کے پالنے کا رواج ہے غربا کے سوا امرا اور بادشاہون نے بہی اسکو اپنے نگاہون کے روبرو رکہنا پسند کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے امراض اور اونکے علاج کی نسبت فی الجملہ کوشش ہوئی ہے تاہم بہت سی باتین ظنی ہین ۔ کبوتر کے شایقین کا ایک حصہ اگر خواص ادویہ اور علم تشریح و تشخیص سے واقف ہوتا تو ضرور کچہہ

نہ کچھہ راستہ اون کے امراض کی تشخیص اور علاج کا ہاتہ آتا بدین وجہ کہ
عام و خاص کو اون باتون کے معلومات حاصل نہین ہین وہ اپنے من مانے
طریقہ پر علاج کرتے ہین اور باقاعدہ طریقہ پر سبب مرض کی دریافت
اور تشخیص کی طرف توجہہ نہین کرتے پہر علاج کی فکر ہو تو کیون کر ہو
سب سے بڑے شوقین واجد علیشاہ تہے جنہون نے کلکتہ مین کبوترون کی
نگہداشت اور پرورش مین حد کردی تہی اگر وہ چاہتے تو اس جانب بہی
بہت کچھہ کوشش کر سکتے تہے لیکن انہون نے بہی بجز معمولی کبوتربازون
کی مدد کے معقول لوگون سے اس باب مین بہت کم کام لیا منجملہ اون کبوتر
بازون کے جو شاہی کبوترباز کہلاتے تہے ہم نے ایک سے ملاقات کی
اور ایک بیماری کی کیفیت اور اوس کے علاج کی تدبیر دریافت کی
انہون نے کہا کہ ہم نے سلوتر نہین پڑہی ہے جو آپ کے سوالات کا جواب
دین بیمار کبوتر کو روبرو رکہہ دو تو پہر ہم مسیحائی کر دکہلا دین۔ ہم نے

ایک ایسے کبوتر کو اون تک پہونچا دیا جس کا معدہ سٹری ہوئی غذا سے ملوا ور پھولا ہوا تہا۔ انہون نے فوراً اوس کے معدہ مین مُنہہ سے پانی بھر دیا اور اوسکا سر پکڑکر جھٹکنے لگے دس بیس دانے نکل آے اور باقی بدستور رہے کبوتر نیم مردہ ہو رہا انہون نے کہا کہ بس ہے ابکالی مرچ کھلادو باقی دانہ ہضم ہو جائگا ہم نے اونکو اوس نکلے ہوے دانہ کی عفونت اور سر اوٹ دکھلاے اور کہا کہ اگر ایک دانہ بہی اس کے معدہ مین باقی رہ جاے گا تو اس کے ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہوگا لہذا معدہ کو کامل طور پر صاف کر دینے کی تدبیر دکھلاو انہون نے کہا کہ ایک ہی قی سے بیچارہ مرا جاتا ہے اب اوسمین کیا دم ہے بچ گیا تو خوشیان مناؤ اور اگر مر گیا تو مشت پر کا کیا رنج ہے۔ ہم سستے دامون ہمکو دوسرا کبوتر لادین گے ہم نے کہا کہ یہ حالت صحت مین ۲۵۰ کوس کی مسافت طے کر کے پانچ گھنٹہ مین خط کا جواب لادیتا ہے کیا اس صفت کا کبوتر تم مجکو

باسانی لادوگے توآپ نے فرمایاکہ یہ توپرانی کہانیان ہین کتابون مین
پڑہ لیجیئے۔ اس کے بعد ہمنے اون کے روبرو اوس کامعدہ چیرا اور
تمام متعفّن دانے نکال دیئے اور گرم پانی سے معدہ دہوڈالا اور پہر ٹانکے
دیکر درست کردیا وہ بڑے متعجّب ہوے اور ہمکو اپنی سرکار کے پاس لیگئے
اور کہاکہ اس انگریز نے کبوترون پر بہی چیرپہاڑ شروع کردی ہے۔ چشم
نواب نے ہمکو تین سو روپیہ کی تنخواہ کا آفر کیا ہم نے شکریہ کے ساتہ اپنی
معذوری ظاہر کی اس تمام واقعہ کے بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ
سب سے بڑے نامی شوقین کو بہی بجز معمولی کبوتربازون کے کوئی ایسے
ذرائع حاصل نہ تہے جن سے وہ اصولی طورپر سبب مرض پر مطلع ہوسکتے
اور تشخیص کامل کے ساتہ علاج کرتے پہر بادشاہ کا کیا حساب ہے۔ اہل
ہندوستان کے پاس بے اصولی طریقہ پر بہی بعض مجرب نسخے ایسے ہین
جن سے کبوترون کا علاج وہ اچہی طرح پر کرسکتے ہین لیکن وہ ہمارے

کس کام کے وہ اونکو راز سربستہ اور علم سینہ بنا رکھے ہین۔ یورپ مین
بلاشک ایسا بخل نہین ہے جس قدر وہ جانتے ہین سب کچھہ بتا دیتے ہین
اور اپنے تجربون کو اخبارون کے ذریعہ سے پبلک پر ظاہر کر دیتے ہین
ایک دو انگریزی کتابین بہی ایسی ہین جن مین کبوترون کی بہت خوبصورت
اور رنگین تصاویر ہین لیکن اصل مقصد اونمین بہی فوت ہے ہم افسوس
کے ساتہ کہتے ہین کہ ہندوستان کو جہان اس جانور کی کثرت اور اعلیٰ
صفات کے ساتہ اوسکی شہرت ہے اسکی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ہم نے
ہندوستانی زبان کا ایک رسالہ بہی اس جانور کے نگہداشت اور
پرورش کے متعلق نہین دیکہا اور نہ سنا اوسکی اصلی وجہ وہی بخل ہے
جس کا دکھڑا ہم نے اوپر رویا ہے۔ پس جو کچھہ اپنے مختصر تالیف مین
بزبان انگریزی بیان کر رہے ہین وہ خود ہمارے لئے ناقابلِ تسکین ہے
لیکن ہم اوسکو چھپانے سے چھپوا دینے کو مخلوق کی ضرورتون کے لئے بہتر

خیال کرتے ہیں ۔ الخ

اس لایق مصنف نے اس کتاب کے مؤلف سے وقار آباد کے مقام میں اتفاقاً ملاقات کی تہی اوس کے ساتہ جو کتاب تہی ہم نے اوس کے چند ورق کا ترجمہ جو امراض اور علاج سے متعلق تہا عجالتاً کرالیا لیکن وہ اس قدر ناقص اور ناکامل حالت مین تہا کہ ہم نے اوس کو کسی کتاب کے پیرایہ مین ہدیہ ناظرین کرنے کے قابل نہ سمجہا بدین وجہ کہ تقریباً بیس سال سے ہمکو اس شریف جانور کے پالنے کا شوق تہا اور ہندوستانی طریقہ پر اوس کے امراض اور معالجہ سے ایک حد تک ہمکو بہی علم تہا لہذا ہم نے اپنے معلومات کے ذخیرہ کو اوس کا مُتَمِّم قرار دیا عرصہ تک یہ ذخیرہ ہمارے پاس پڑا رہا اور ہمارے تالیفات کے سلسلہ مین اوس کا نمبر نہین آیا لیکن کُلُّ امرٍ مرہونٌ باوقاتہا کا مصداق ہے کہ دفعتاً اوس کا وقت آگیا اور ہم نے اوس ذخیرہ کی مدد سے اس مختصر کتاب کی تکمیل کردی ۔

معزز ناظرین کو سب سے پہلے اس بات کو جان رکھنا چاہیئے کہ پرندون کے امراض ایک حد تک موسم سے متعلق ہین۔ اور کچھہ تعلق اون کی غذا سے بہی ہے۔ کبوتر ہمیشہ ایک قسم کی غذا سے اُکتا جاتا ہے اور موسم بارش اور گرما مین خوش نہین رہتا۔ گرم ہوا سے اوس کو اوس قدر نقصان نہین پہونچتا جس قدر بارش کی ہوا اور رطوبت مقامی سے۔ کبوتر کا مزاج بالطبع گرم ہے اور خون کی تولید اوس مین بہ نسبت اور پرندون کے زیادہ ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکما محققین نے اس بات کو باتفاق کہا ہے کہ بہ نسبت اور پرندون کے کبوتر بیماری کو کم قبول کرتا ہے اوس کی طبیعت کے اعتدال مین گرمی کا موسم کم خلل انداز ہوتا ہے موسم سرما اوس کے لئے معتدل ہے۔ بارش مین البتہ اوس کی اعتدال طبیعت مین فرق آتا ہے یہی وجہ ہے کہ بارش مین اکثر کبوتر بیمار نظر آتے ہین خصوصًا اون مقامات پر جہان ابر زیادہ محیط ہوتا ہے اور عرصہ تک آفتاب کی شکل نہین نظر آتی۔ دیگر مقامات مین بہی

اگر کبوترون کے گہر مشرق رویہ نہون جن مین دن بہر مین ایک دو گہنٹے کے
لئیے بہی دہوپ کا گزر نہ ہوتا ہو تو اون مقامات مین کبوتر کبہی اچہی حالت
مین نہین رہ سکتے خصوصًا وہ کبوتر جو محدود ڈہابڑون مین مُقید ہون

یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان ہو یا جانور جب تک اوس کی طبیعت
مین اعتدال ہے وہ تندرست ہے۔ جب اعتدال مین خلل واقع ہوا تو
بیمار ہے۔ علامات سے اس بات کا دریافت کرنا کہ کس چیز کی زیادتی
یا کس چیز کی کمی نے اعتدال مین فرق ڈالا ہے اور کیا اسباب پیدا ہوے
ہین جن سے مرض لاحق ہوا ہے ایک نہایت سمجہدار حکیم کا کام ہے اور
دراصل یہی تشخیص ہے۔ جب تشخیص ہو چکی تو پہر اسباب مرض کو دفع کرنیکی
تدبیر کرنے کا نام علاج ہے۔ اور جو تدبیرین بقاے اعتدال کے لئیے مرض
سے پہلے کام مین لائی جاتی ہین اونہین کا نام حفظ ماتقدم ہے۔

مولف حقیر کے معلومات اس بارہ مین بالکل محدود ہین اور اس سے زیادہ

وہ اس باب مین نہین بحث کرسکتا۔

ہماری اس تالیف کی یہ فصل صرف دو حصونپر شامل ہے حصہ اول مین حفظ ما تقدم کا بیان۔ اور حصہ دوم مین بیماریون اور اون کے علاجات۔

ناظرین باتمکین کو ان دونون حصون کے ملاحظہ کربعد موانع اور امراض کے اسباب پر آگاہی حاصل ہوجاویگی اور سبب مرض کی تشخیص کا طرز بذریعۂ علامات بیینہ اور معالجہ کا طریقہ بہی معلوم ہو جاویگا۔ اگرچہ وہ معلومات چند خاص بیماریون ہی سے مخصوص ہون گے ولیکن ایک ہوشیار اور سمجھدار شخص اوسی قدر معلومات کے ذخیرہ سے دوسرے امراض کی تشخیص اور معالجہ مین بہی جو اس کتاب کے مندرجہ امراض کے سوا ہون کام لے سکتا ہے اس لئے کہ اصول تشخیص اور اصول علاج سے وہ واقف ہوچکا ہے۔

بہت بڑا لحاظ تشخیص و معالجہ مین اس بات کا ضرور ہے کہ تعجیل اور بے غوری سے کام نہ لیا جاوے ہر چیز کو سوچ سمجھہ کر کام کیا جاوے تاکہ

تشخیص مین غلطی نہ ہونے پاوے اور طریقہ علاج مین کوئی امر فرو گزاشت نہو

اب ہم شایقین کبوتر کو یہ صلاح دیتے ہین کہ وہ مہربانی سے اون

تمام ادویہ کو جن کا بیان اس فصل کے دوسرے حصہ مین ہے پہلے سے

جمع کر رکھین اور اگر کسی مرکب نسخہ کی ہدایت ہوئی ہو تو اوس کو تیار کر رکھین

تاکہ ضرورت کے وقت تیار دوا موجود رہے اور تیاری مین وقت ضایع نہ جاے

حفظِ ماتقدم کا بیان

تجربہ کارون کا خیال ہے کہ عموماً پرندون اور خصوصاً کبوترون کی نگہداشت

مین اگر احتیاط ضروری سے کام لیا جاوے تو اون کو بیماریان بہت ہی

کم لاحق ہونگی۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ اول حفظِ ماتقدم پر توجہ مائل کیجاے

تاکہ بیماریون کی نوبت ہی نہ آنے پاے۔ ہم اس بات کا دعویٰ نہین کرتے

کہ حفظ ماتقدم کا خیال رکھنے کے بعد کبوتر بیماریون مین مبتلا ہی نہ ہونگے

بلکہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ حفظ ماتقدم سے بیماریون کی ضرور روک ہوتی ہے

یہی وجہ ہے کہ ہمنے اس بیان کو امراض اور اونکے علاجات پر مقدم رکھا ہے

(۱) سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جس مقام پر کبوتر رکھے جاوین وہ ایسا مقام ہو جس مین روشنی اور ہوا کا گزر کامل طور پر رہے اور روز بھر مین اقلاً دو گھنٹہ دہوپ کا گزر اوس مقام پر ہوا کرے۔

(۲) مختصر جگہ مین زیادہ تعداد نہ رکھی جاوے ہر ایک جوڑے اور اوس کے گھر کے لئے کم سے کم ۳۶ مربع فیٹ زمین قرار دیجاوے اور اوس مقام کا ارتفاع اس قدر رہے کہ کبوتر اچھی طرح پر اڑ سکے۔

(۳) کبوترون کے پینے کا پانی صاف و پاک اور تازہ رہے دن مین کم سے کم ۳ دفعہ پانی کا بدلنا بہت ضروری ہے اس لئے کہ انکی بیٹ سے پانی بہت جلد غلیظ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ہماری اس نصیحت پر تو عمل کرتے ہین لیکن اون پیالون کے پانی سے غافل رہتے ہین جو کیڑون کے دفعیہ کے لئے کابکون کی چوکیون کے نیچے رکھے جاتے ہین۔

پرندے تشنگی کے وقت اس سے واقف نہین ہوتے کہ اچھا پانی کونسا ہے
اور برا پانی کونسا پس اگر کسی مقام پر ان پیالون کا انتظام کیا گیا ہو
تو وہان یہ بات مقتضائے احتیاط ہے کہ اون پیالون کے پانی کو بھی قلاً
دن مین دو بار بدل دیا جاوے -

(۴) خوراک جن اناجون سے دی جاتی ہے اون مین مختلف اقسام کے
غلے شامل ہون یا ایک دن ایک قسم کا غلہ دیا جاوے اور دوسرے دن
دوسری قسم کا غلّہ - لیکن اوّل الذکر صورت کو آخرالذکر پر ترجیح ہے -
خاص کر کبوترون کے لئے - چنا - باجری - جوار - مسور - مناسب غذا ہے
گیہون سے حتّی الامکان پرہیز مناسب ہے جس سے تخمہ کا مرض اکثر لاحق
ہوتا ہے - دہان کی غذا کی مداومت سے اکثر ان کے منہہ مین زخم قائم
ہوتا ہے اور پہر وہ سڑ جاتا ہے لہذا دہان کی غذا خاص ضرورتون پہ
دینا چاہیئے جن کا بیان آگے آویگا - اگرچہ کبوترون کی غذا کے لئے

تمام اقسام کے غلّے مستعمل ہو سکتے ہین لیکن جس تخصیص کا ذکر ہمنے اوپر کیا ہے اوس کو اولویت ہے۔

(۵) دانہ دن مین دو دفعہ سے زائد نہ دینا چاہیئے صبح مین نو بجے اور شام مین ۵ بجے اوس کا وقت مقرر کر دینا مناسب ہے اور ہر دفعہ دانہ ایک دم کسی ظرف مین نہ رکھدیا جاوے بلکہ تہوڑا تہوڑا کر کے ایک سلسلہ مین کھلایا جاوے اور جب وہ سیر ہوتے ہوے نظر آوین تو سیر ہونے سے قبل روک دیا جاوے تا کہ پہینکا ہوا دانہ چن لین اور کوئی دانہ زمین پر باقی نہ رہے۔ اس موقع پر اس بات کو یاد رکہو کہ جن کبوترون کے ساتہ بچّے ہین وہ ایک دفعہ دانہ چن کر سیر ہو جاتے ہین اور پہر اپنے بچونکو کھلاتے اور بہوکے نظر آتے ہین۔ ایسے جوڑون کو مزید غذا سے مدد دینا چاہیئے۔ جب وقت مقررہ پر حسب ہدایت بالا دانہ دے چکو تو اوسی وقت جگہ کو دانہ سے صاف کر دو تا کہ چوہے اور مختلف قسم کے حشرات

الارض اوس بچے ہونے دلانے کی طلب مین جمع نہ ہونے پاوین اور انکی
دعوت کبوترون کے حق مین عداوت نہ ہو جاے ۔

(۶) کسی بڑے ظرف مین نہانے کے لئے پانی ضرور رکھا جاوے
اور ہر ایک موسم مین کم سے کم ہفتہ مین ایک بار اس ہدایت پر عمل رہے
گرمیون مین اگر ہر روز اس طریقہ پر عمل کیا جاوے تو نفع سے خالی نہین ہے
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ کبوترون کا نہانا اون کے انڈون کو سرد
کر دیگا اور وہ خراب اور گندے ہو جاوین گے ایسا خیال کرنا ہرگز
صحیح نہین ہے اس لئے کہ جانور اپنے فطرتی امور سے اچھی طرح پر ماہر
ہوتا ہے جو چیز اوس کو نقصان بخش ہے وہ اوسکو بمجبوری اختیار کرتا ہے
اگر وہ اپنی کثافت کی وجہ سے نہانے کا مشتاق ہے تو اوس کو کبھی
نہ روکنا چاہیئے لیکن اس کا خیال ضرور رکھا جاوے کہ نہلانیکا انتظام
ٹھیک بارہ بجے کیا جاوے اور جن خاص ملکون مین اوس مقام پہ

دہوپ رہنے کا خاص وقت ہے وہی وقت اس کام کے لئے زیادہ موزون اور مناسب ہے ۔

(۷) کبوترون کے گہرونپر ہمیشہ نگرانی رکہو کیڑے یا جون ہانا چاہئے گہرون کو پاک وصاف کرتے رہو ۔ ایک خاص قسم کی مکہی ہوتی ہے جس کو دکن مین بگّی کہتے ہین یہ اکثر کبوترون کے پرون مین مقیم ہوتی ہین دس پانچ بگّیون کا ہر کبوتر کے پرون مین رہنا اس لئے مفید ہے کہ وہ پرون کی کثافت کو کھا جاتی ہین اور باریک کیڑون یا جوونکو چٹ کرجاتی ہین لیکن جب اون کی تعداد بڑہ جاوے تو مناسب ہی کہ اون کو پرون سے نکال کر ہلاک کر دیا جاوے ۔

(۸) کبوترون کی کابک اور اوس کے مقام کو بیٹ سے ہر روز صاف و پاک کرنا مناسب ہے لیکن احتیاط رکہو کہ وہ مقام نہ ہلا یا جاوے جس مین مادہ نے انڈے رکہہ دئے ہین ۔

(۹) کبوتر کے گھر مختلف اقسام کے ہوتے ہین بعض تو بانس کی کابک ہوتے ہین بعض چیڑ کے ڈبے بعض اینٹون سے بنائے ہوئے پختہ گھر۔ ہماری رائے اور تجربہ مین چیڑ کے ڈبے سب سے بہتر ہین اس لئے کہ اون کو صاف و پاک کرنے کے لئے نقل مقام مین آسانی ہوتی ہے۔ بانس کی کابک مین حشرات الارض کے جمع ہونے کے ذرائع زیادہ ہوتے ہین لہذا اون کو چیڑ کے ڈبون پر ہرگز ترجیح نہین ہے لیکن خیال رہے کہ چیڑ کے ڈبون مین چارون جانب ہوا کے لئے بہت سے سوراخ کر دئیے جاوین تاکہ گرمیون مین ہوا کا گزر برابر رہے۔ اِن گھرون کو کم سے کم مہینہ مین ایک بار گرم پانی سے دہو کر صاف و پاک کر دینا چاہیئے لیکن جس گھر مین انڈے ہون اوس کو بچے نکل آنے تک ہرگز نہ ہلانا چاہیئے۔

(۱۰) ہر ایک گھر مین نرم گہانس کا فرش ضرور ہے اور یہ فرش اوس وقت ضرور قابل تبدیل ہے جب کہ اوس مین بیٹ زیادہ نظر آوے اس تبدیل کے وقت بھی انڈون کا مقام نہ ہلایا جاوے۔

بس یہی دس ابواب ہین جن پر احتیاط کے ساتھ عمل کرنے سے کبوتر بہت
کم بیمار ہوتا ہے۔ اور انہین دس ہدایات کا نام حفظ ماتقدم ہے۔

امراض کا بیان اور اون کے علاج کی تدبیر

(۱) دوران سر کا شکوہ | دوران سر کا مرض کبوترون کو اکثر ہوتا ہے یعنی جب
کبوتر دانہ کھانے کے بعد پانی پینے کے لیے جھکتا ہے تو معاً لڑکھڑانے لگتا ہے گو
انگریزی کبوتر بازون کا خیال ہے کہ اوس کے دماغ پر کسی قسم کا دباؤ
پڑا ہے یا کوئی عصبی کمزوری سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے اس کا عمدہ اور
آسان علاج یہ ہے کہ اوس کے سر کو کسی قدر زخمی کرین اور اوس سے تھوڑا سا
خون بہنے دین یا اوس کے تالو پر ایک ہلکی سی جونک لگا دین اس تدبیر سے
وہ عارضہ دفع ہو جائے گا۔ اگر علاج مین غفلت کی جاوے گی تو رفتہ
رفتہ سبب مرض ترقی کر کے کسی اور صعب طریقہ پر وہ شکوہ ظاہر ہوگا۔

(۲) ضعف بصارت کا مرض | بعض کبوتر جوانی مین اندھے ہو جاتے ہین یا

آنکھہ بظاہر درست نظر آتی ہے لیکن اون کی بینائی مین بہت بڑا نقص ہوجاتا ہے ابتدا ابتدا مین آنکھہ سے ریزش جاری اور پپوٹے پہولنے لگتے ہین۔ ان کی آنکھون کو ابتدا ہی سے دن مین ۳ بار صرف گرم پانی سے باہستگی دہویا کرین اور پہر ارنڈے کا تیل پپوٹون کے اطراف لگا دین تاکہ رطوبت غلیظہ جمنے اور آنکھہ کو بند کرنے نہ پاوے۔ اس زمانہ مین مٹر یا جوار کو اقلاً ۵ گھنٹہ تک پانی مین بھگو کر کہلانا چاہیئے۔ دو دن مین ایک بار گرم پانی مین صابون ملا کر اوس تیل کی چکنائی کو رفع کرنا چاہیئے۔ خیال رہے کہ کہین وہ صابون کار بالک سوپ نہ ہے۔ کبہی کبہی یہ مرض ترقی کر جاتا ہے اور آنکھہ کی پتلی مین ایک چھوٹا سا داغ پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ ایک سفید چہالے کی شکل مین ہو کر اوس مین خراش پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے مضر کا سفوف اوس آنکھہ مین پہونکتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ایک انگریزی کبوتر باز نے اس مرض کے دفعیہ کے لئے اپنا تجربہ یہہ لکھا ہے کہ اگر ایک اوس پانی مین

پانچ گرین ہنٹریٹ آف سلور کا لوشن تیار کر کے دن مین دوبار اس کا ایک ایک قطرہ ڈالا جاے تو بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ ہمنے اسکا تجربہ نہین کیا

(۳) آنکھون کے پردہ کا مرض
بعض وقت کبوتر کو شدت سردی سے ایک باریک سا پردہ دیدون پر آجاتا ہے کبھی کبھی آنکھین بالکل بند ہو جاتی ہین اور اون سے ریزش بہتی ہے ۔ جب کبھی یہ مرض پایا جاوے تو فوراً گرم پانی سے رطوبت موجودہ کو صاف کر کے چبایا ہوا نمک اوس کی آنکھون مین تہوکدین اور ایک جدا مقام پر اوس کو تنہا چہوڑ دین صبح اور شام دو بار عمل جاری رکہنے سے مرض جاتا رہے گا ۔

(۴) کان کے ورم کا مرض
کبوتر کے کان مین مواد جمع ہو کر ایک طرح کا ورم ہو جاتا ہے اور ابتدا ابتدا مین زردی مائل کوئی چیز جمع نظر آتی ہے اور پہر وہ بہنے لگتی ہے یہ عفونت دار ریزش اوس کے جسم کے اور مقامات پر بہی جہان کہین لگ جاتی ہے نقصان پہونچاتی ہے لہذا اس کے علاج مین بہت

احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ ابتدائی حالت مین اوس کو چھیڑنا نہ چاہیئے جب وہ مادّہ سخت ہو کر مثل ایک تخم کے جمع ہو جاوے تو اوس وقت نیز چاقو سے اوس کو چیر کر اوس تخم کو جدا کر لینا چاہیئے اور احتیاط کے ساتھ اوس کو فاصلہ پر پھینکدینا چاہیئے اور مقام جراحت پر نمک کو جلے ہوے تمباکو کے ساتھ ملا کر بھر دینا چاہیئے۔ زخم مندمل ہو جاویگا اور پھر وہ مادّہ بڑھنے نہ پاوے گا اگر ریزش بہنے کی نوبت آجاوے تو تجربہ کاران فرنگ نے اوس کے لیئے یہ علاج بتلایا ہے اور ہمنے بھی اوس کو مجرّب پایا ہے کہ تھوڑا سا صابون اور سوڈا گرم کئے ہوے پانی مین ملا کر اوس مقام کو اسفنج سے دہووین اور اسفنج کو باہستگی نچوڑتے جاوین اور کبوتر کے سر کو اس طرح سے تھامے رہین کہ وہ پانی اوس کے مُنہ مین نہ جانے پاوے۔ ہر روز اسی طرح ایک بار دہویا کرین اگر مرض مین شدّت نہین ہے تو یہ علاج ازالۂ مرض کے لئے کافی ہوگا ورنہ کاسٹک کا قلم نہایت نرمی کے ساتھ اوس مقام پر پھیر دینا چاہیئے

یہ عمل ایک ہی دفعہ کافی ہوگا۔ ایسے بیمار کبوتر کو ہوادار مقام سے بچانا بہتر ہوگا۔

بعض انگلش تجربہ کارون کی راے مین اس مرض کی صورت اوّل الذکر کو چیر کر نکال دینے سے یہ تدبیر بہتر ہے کہ فلرس ارتھ کو پانی مین گھول کر کان پر ضماد کرین یا ایک دن آڑ وہ پانی اسفنج کے ذریعہ سی کان مین ٹپکا دین۔ اس عمل سے مواد نرم ہوکر نکل آویگا۔ ہم نے اس تدبیر کو مفید نہین پایا۔

کبھی یہی مرض چونچ کے نیچے کے حصہ مین نمایان ہوتا ہے اوس کے لئے بھی علاج متذکرہ بالا ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

کبھی کبھی اسی مرض کے اثر سے چونچ کا حصۂ زیرین دراز ہو جاتا ہے، ایسی حالت مین ایک تیز چاقو سے اوس بڑھے ہوے حصہ کو تراش دینا مناسب اور مفید ہے۔

کبھی اسی مرض سے متعدد دانے منہ پر نکل آتے ہین جو گیہون کے دانون سے مشابہ ہوتے ہین۔ اہل دکن نے اس مرض کو مرض تخمہ کہا ہے اور اون کا خیال ہے کہ کبوترون کو یہ مرض گیہون کے زیادہ کہانے سے عارض ہوتا ہے جو کچھہ ہو لیکن اوس کا علاج اوسی طریقہ پر مفید ثابت ہوا ہے جو اوپر بیان ہوا۔ ان دانون کو خام حالت مین نہ چھیڑنا چاہیئے بلکہ پختگی کے بعد اون کے دفعیہ کے تدابیر کرنا چاہیئے ممالک مغربی و شمالی کے کبوتر بازون نے بیر کے تخمون کے دفعیہ کے لئے سردبارود کے ضماد کو پسند کیا ہے جس مین ذرا سا پانی ملا ہوا ہو کئی بار دو دو یا تین دن کے فاصلہ سے ضماد کرنا چاہیئے۔

بعض اوقات مدوّر رسولی کی شکل مین یہی مادّہ منہ یا سر یا چونچ کے بیرونی حصون مین جمع ہو جاتا ہے اہل دکن اس کو کپاسی سے موسوم کرتے ہین کپاسی جب پختہ ہو جاے تو اوس کو تیز چاقو سے چیر کر نکال لینا چاہیئے

بعد جلے ہوے تمباکو یعنی گل کو پیسکر بشمول نمک اوس خلا مین بہر دینا چاہیے
جو اخراج مادّہ کے بعد رہ جاتا ہے۔

پرندون کے انگریزی حکیمون نے اس مرض کا نام کیانکر رکہا ہے،
وہ کہتے ہین کہ یہ مرض اگر پایا جاوے اعم ازینکہ وہ کان کے حصہ مین ہو
یا چونچ یا پانون کی اونگلیون مین اوس کے علاج کے لئے سب سے پہلے
رطوبت صاف کی جاوے اور پہر ایک حصہ کاربالک اسڈ لیکر اوس مین
۸ حصے گلسیرین شریک کر کے خوب حل کرلین پہر اونٹ کے بالون کے
قلم سے اوس دوا ے محلولہ سے موقع مرض پر ضماد کرین۔ ایک فوجی یورپین
صاحب نے مؤلف سے کہا کہ اون کے پالے ہوے نامہ برکبوترون کو اکثر
یہ مرض عارض ہوا اور یہی علاج دفع مرض کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوا

(۵) منہ پکنے کا مرض | یہ مرض کبوترون کو اکثر عارض ہوتا ہے خصوصًا
موسم گرما مین اور نوخیز پاٹہون پر اس مرض کا حملہ اکثر ہوتا ہے بچّون کو

ماں باپ جب دانہ بھرتے ہین تو اوس وقت کبھی کبھی کوئی سخت اور
نوکدار دانہ بچون کی زبانون مین خراش پیدا کر دیتا ہے اور وہان خون
زیادہ جمع ہو جاتا ہے اسی طرح جوان کبوتر بھی جب کبھی دھان یا اور
کوئی نوکدار دانہ کھا لیتے ہین تو اون کے منہ یا حلق یا معدے مین خراش
لگ کر اوس مقام پر خون کی کثرت ہو جاتی ہے اور پھر وہ مجتمعہ خون تحلیل
نہ ہونے کی وجہ سے ریم سے بدلجاتا ہے اور وہی ریم ہے جو سفید یا زرد
رنگ مین زبان یا حلق مین جما ہوا نظر آتا ہے اسی کو پرندون کے لئے منہ
پکنا کہتے ہین۔ اگر اس کے علاج مین غفلت کی جاتی ہے تو کبوتر بہت جلد
ضائع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے لاحق ہونے سے کبوتر دانہ نہین کھاتا
اس لئے کہ دانہ کیسا ہی نرم ہو اس پکے ہوے حصہ مین تکلیف بخش ہوتا ہے
اور بے غذائی کی وجہ سے بہت تھوڑے عرصہ مین وہ ناتوان اور ہلکا
ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے ایسے بیمار کبوتر کو ایک جدا پنجرے مین منتقل کر لینا

چاہیئے اور پہر اوسی کے ایک بڑے پر سے منہ اور حلق کو اچھی طرح پر صاف کرنا
چاہیئے اور پہر اوسپر طباشیر ۔ گیرو ۔ الایچی کا ہموزن سفوف باہم ملاکر
اوسکی ایک خفیف سی مقدار مُنہ مین ڈال دینا چاہیئے ۔ خیال رکہو کہ اس
عمل کے بعد فوراً کبوتر پانی سے قریب چہوڑ دیا جاوے تاکہ وہ پانی پی کر
سفوف کے بخار کو بٹہا دے سکے ورنہ تنفّس کی نالی بند ہو کر تڑپنے لگیگا
پہر سوت کو گلاب اور لیمو کے عرق مین پکا کر کسی نرم پر سے اوس کے
مُنہ اور حلق مین پہیر دین صبح و شام دو بار یہی عمل رہے ۔ اور بہیگے ہوے
چنون کی دال اوس کی غذا مین دیجاوے اگر وہ نہ کہاوے تو باہستگی تہوڑی
کہلادی جاوے ۔ ۳ دن مین یہ تدبیر مرض کو زائل کر دے گی ۔ بچّون کو جب
یہ مرض عارض ہو جاتا ہے تو کبوتر اونکو دانہ نہین بہرتے ایسی حالت مین احتیاط
کے ساتہ اون کے مداوا اور غذا کا بندوبست حسب ہدایت بالا کرنا چاہیئے
اور بیمار کو تندرست کبوترون سے جدا رکہنا چاہیئے ۔

(۶) ناک سے رطوبت بہنے کا مرض | بعض وقت کبوتر کی ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اس مرض کے زمانہ مین کبوتر سُنگڑا ہوا رہتا ہے اور اکثر مُنہ جھٹکتا رہتا ہے رطوبت کا سلسلہ اوس کے مُنہ سے بھی جاری ہوتا ہے لیکن اکثر ناک ہی کی رطوبت سے اسکی تشخیص کیجاتی ہے۔ انگریزی کبوتر بازون نے اس مرض کو برڈس کولڈ کہا ہے یعنی پرندون کی سردی۔ ہندو دکن مین اسی کا نام سینبا ہے اس مرض کے لاحق ہونے سے کبوتر کی بھوک پیاس زایل ہو جاتی ہے اور ایک ہی جگہ پر پرون کو پُھلائے ہوے بیٹھا رہتا ہے۔ ایسی حالت مین اس مرض کا سبب ہواے بارد اور نزلہ ہے مناسب یہ ہے کہ دن مین کئی بار اسکی ناک کو آہستہ دابکر رطوبت صاف کیا کرین اور یہ بھی ذرہی سی بہلاوین کی رینرش اوس کی ناک اور چونچ کے بالائی حصہ پر لگاکر اوس پر چولہے کی سرد راکھہ چھڑک دین اور اگر وہ دانہ بالکل نہ کھائے تو خشک چنون سے اون کی تیز نوکون کو دفع کرکے ہاتھ سے کھلاوین یا بھونے ہوے

چنے کہلای جاوین۔ دو تین دن تک اس معالجہ کے جاری رکہنے سے مرض زائل
ہو جاویگا۔ ممالک یورپ مین یہ مرض کبوترون کے لئے مہلک ہے اور کثرت
سے ہوتاہے۔ یورپی کبوتر باز ایک قطرہ ٹنکچر آف اکونیٹ کا ایک چاءکے
چمچہ بہر پانی مین ملاکر دن مین تین مرتبہ پلاتے ہین۔ بچون کے لئے اس کی
نصف مقدار۔ اور کچہہ دیر کے لئے کبوتر کو گرم پانی کے ظرف مین بٹہاتے
ہین پہر پیرون اور بہیگے ہوے پرون کو خشک کر دیتے ہین۔ دکن مین
یہ علاج رائج نہین ہے لیکن ہم نے اسپر بہی عمل کیا اور مفید پایا۔

بعض وقت اسی مرض کے زمانہ مین کبوتر کا سر پہول جاتا ہے
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس مین پانی بھرا ہے۔ ایسی حالت مین گرم
گرم پانی جو زیادہ کہولتا نہ ہو دن مین دو تین بار اوس کے سر پر ڈالنا
مفید ثابت ہوا ہے۔ ایسے بیمار کبوتر کو ہوا سے بچانا چاہیئے۔ اور گرم گہر مین
تندرست کبوترون سے علحدہ رکہنا چاہیئے۔ یہ مرض ساری ثابت ہوا ہے

جو نسخہ مرکب زہر باد کے لئے آیندہ بیان ہوگا وہ اس مرض کے ازالہ کے لئے بہی مفید ثابت ہوا ہے ۔

(۷) چیچک کا مرض کبوتروں کی چیچک صرف منہ پر نکل آتی ہے اور چونچ کے اطراف اور آنکھوں اور پلکوں پر پہیل جاتی ہے ۔ یہ ساری مرض ہے یعنی ایک کبوتر کو عارض ہونے کے بعد قریب کے کل کبوتروں میں پہیلجاتا ہے باریک باریک آبلے ابتداً نمودار ہوتے ہیں اور پہر رفتہ رفتہ بڑہتے جاتے ہیں ۔ اور زرد رنگ کا ایک مواد اونمیں بھرتا ہے ۔ اس مرض سے بعض کبوتر اندہے ہو جاتے ہیں تخمہ کے جس مرض کا تذکرہ ہم آگے کرینگے یہ مرض اوس کے سوا ہے ۔ تخمہ کا علاج آسانی کے ساتہ ہو سکتا ہے لیکن اس عارضہ کا علاج بہت مشکل ہے ۔ تجربہ کاروں نے اس مرض کا ابتدائی سبب سیلانِ خون کی سستی بیان کی ہے ۔ اور اکثر یہ مرض سردی کے موسم اور مرطوب مقام کی وجہ سے عارض ہوتا ہے ۔ گندہ پانی اور مقام کی غلیظ ہوا بہی

اس کا باعث ہے۔ اکثر یہ مرض اون مادہ کبوتریون کو عارض ہوتا ہے جو
انڈونپر بیٹھی رہتی ہین اور باہر کی ہوا کم کھاتی ہین اور اوس وقت عارض
ہوتا ہے جب کہ اون کے بچے نکل آنے کا زمانہ قریب ہوتا ہے رفتہ رفتہ
بچے بہی اسی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین پہر تو کسی طرح اوس کا نر اس سے
نہین بچ سکتا۔ پہلا چہالہ نظر آنے کے ساتہ ہی اس جوڑے کو تندرست
کبوترون سے جدا کر دینا چاہیئے اور کانڈلیس رڈ فلوئڈ کا چہڑکاؤ سیر پرونہ
اوس کے گہر مین کرنا چاہیئے پہر کسی تیز نہرنی سے ہر ایک آبلہ کو بحفاظت
پہوڑ کر اوس کی ریزش کو گرم پانی اور صابون سے صاف کرنا چاہیئے پہر
کاسٹک کا باریک پنسل لے کر ہر ایک پہوڑے ہوئے آبلہ کے مقام پر اوس کو
چہوانا چاہیئے۔ اس عمل کے بعد نر اور مادہ دونون کو کیاسٹرائل کے چند
قطرے پلانا چاہیئے۔ ہند کے کبوترباز بہی ان آبلون کو پہوڑ دیتے ہین اور
اوس مقام پر پانی مین بہگوئی ہوئی بارود لگا دیتے ہین۔ ہم نے دونونکا

تجربہ کیا ہے۔ اگر مرض رُک جاے اور نئے آبلون کی تولید بند ہو جاے تو

اوس وقت تک اس جوڑے کو تندرست کبوترون مین نہ لانا چاہیئے

جب تک ان کے چہرے بالکل صاف اور درست نہ ہو جائین۔ آنکھہ مین

جو آبلے نکلتے ہین اون کا کوئی علاج ممکن نہین اونکو اون کی حالت پہ

رہنے دینا چاہیے۔ ایسے کبوتر اکثر اندہے ہو جاتے ہین۔

(۸) پھگے کبوتر کے گلے کا عارضۂ خاص | پھگا کبوتر جس کو انگریزی بان مین

پوٹر کہتے ہین مخصوص مرض مین مبتلا ہوتا ہے جو اوس کے گلے سے متعلق ہے

یعنی اوس کا گلا معدہ کے زیادہ بھر جانے سے پہول جاتا ہے اور پہر اوسکی

ہوا خود بخود خالی نہین ہو سکتی یہانتک کہ وقت پر علاج نہ کرنے سے وُہ

مر جاتا ہے۔ اس عارضہ کی روک کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اوس کا دانہ

ایک خاص مقام پر ایک ٹوکری مین دہرا رہے تاکہ وہ اوس کو کسی ایسے

وقت مین کہا سکے جب کہ اوس کا گلا ہوا سے خالی ہو۔ یہ فطرتاً اپنے گلے کو

ہوا سے بھر لیتا ہے اور کبھی کبھی ہوا کو مُنہ سے چھوڑ دیتا ہے اور رغبت کے
ساتھ دانہ اوسی وقت کھاتا ہے جب کہ اوس کے گلے سے ہوا بالکل نکلجاے
اگر ہم اوس کو اپنے وقت مقررہ پر غذا دینا چاہین ممکن ہے کہ وہ اوس
وقت نہ کھا سکے اور بھوکا رہے دوسرے وقت کی غذا مین شدّتِ
اشتہا سے زیادہ کھالے یا دوسرے وقت بھی کھانے نہ پاوے اسی
لحاظ سے کبوتر بازان کلکتہ نے اوس کی غذا کے لئے ایک خاص ٹوکری
تجویز کی ہے جس مین دانہ پڑا رہے اور وہ اپنی ضرورت کے وقت پر چن سکے
الحاصل جب کسی بے اعتدالی کی وجہ سے وہ دانہ زیادہ کھا لیتا ہے اور
پھر اوس کے گلے مین ہوا بھر جاتی ہے تو وہ اوس کو آسانی کے ساتھ خالی
نہین کرسکتا۔ بسا اوقات وہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے۔ اگر وہ اس
مجبوری مین گرفتار ہو جاے تو اوس کو ایک لانبے پائنتابے مین جس کے
سر کا حصہ قطع کر دیا گیا ہو دُم کی جانب سے داخل کرین اور پھر اوس

پائستا ہے کو اولٹا لٹکا دین تا کہ معدہ سے کسی قدر غذا خود بخود نکل آوے
بعض انگلش کبوتر بازون کی رائے ہے کہ ایک تنگ صندوق یا ٹوکری
مین کسی قدر بہوسہ بہر دین اور پہر اوس کبوتر کو اوسمین سیدہا کہڑا
کر دین اور بازؤن سے بہی بہوسہ بہر کر صرف اوس کے منہ اور سر کو
خالی رکہین تا کہ اوسکو حرکت کرنے کا موقع نہ ملے۔ پہر کسی سرپوش سے
اوس صندوق کو بند کر دین اور ۲ گہنٹہ تک اوس کو اسی حالت مین رکہین
بہوسہ کی دباوٹ کی وجہ سے معدہ کا راستہ منہ کے مقابل ہو کر کچہہ غذا
خارج ہو گی اور گلے کی بہری ہوئی ہوا بآسانی نکل آوے گی۔ اگر اس سے
بہی کچہہ فائدہ نہ نظر آوے تو گرم دودہ کا ڈلیور آئل کے چند قطرون کے ساتہ
ایک چہوٹی سی قیف کے ذریعہ سے اوس کے معدہ مین پہونچا دین اور پہر
اوسی صندوق مین اوسی طریقہ پر بند کر دین جس کا ذکر اوپر ہوا۔ اگر اس
تدبیر سے بہی کامیابی نہ ہو تو معدہ کو چیر کر غذا خارج کر دینا چاہیئے اوسی

طریقہ پر جس کی صراحت قصور ہضم کے مرض مین کی گئی ہے۔

(۹) پکھوٹے کے چھالے کا مرض بعض کبوتر دفعتاً اپنے ایک پکھوٹے کو لٹکا دیتا ہے اور اُڑنے سے معذور نظر آتا ہے ایسے کبوتر کو جب آپ دیکھو گے تو اوسکے پکھوٹے مین پرون کے اندر۔ اوپر یا نیچے کے حصہ مین ایک چھالا نظر آوے گا۔ اول علاج یہ ہے کہ اوس کے اطراف کے پر نوچڈو اور پھر اوس بازو کے اکثر بڑے پرون کو اکھاڑ ڈالو پھر اوس چھالے کو سوئی سے پھوڑ کر پھلاوین کی ریزش اوس مقام پر خوب پھیلا کر لگا دو اور اوسپر چولہے کی راکھ جما دو غذا بھیگی ہوئی دیا کرو۔ اوسکو تندرست کبوترون سے جدا رکھو۔ کبھی کبھی گُڑ اور گرم پانی کا مسہل دیا کرو اور چار دن مین ایکبار پھلاوین کی تجدید کرو۔ دو تین مہینہ مین یہ عارضہ دفع ہوگا بعض کبوتر جو اس عارضہ مین مبتلا ہوے تو تندرستی کے بعد بھی سالہا سال تک اون کے پکھوٹے پر کچھہ نہ کچھہ اوس کا اثر رہا ہے۔ تجربہ کاران

فرنگ کی راے ہے کہ یہ مرض کبوترون کے لئے بہت صعب ہے - نابیرہ
کبوترون کو ہمیشہ کے لئے بیکار کر دیتا ہے اور یہ چہالہ درحقیقت ایک زہریلا
پہوڑا ہے جس کے علاج پذیر ہونے کے بعد بہی اوس بازوین پرواز کی وہ
کیفیت باقی نہین رہتی جو حالت تندرستی مین تہی -

(۱۰) ورم معدہ کا مرض | بعض کبوترون کا بحالت تندرستی معدہ بڑہا ہوا
نظر آتا ہے گرچہ وہ اڑتے پہرتے کہاتے پیتے ہون لیکن معدہ کی غیر معمولی بڑہاوٹ
دراصل مرض کی ابتدا ہے اور رفتہ رفتہ کوئی خطرناک عارضہ مین مبتلا کرنیوالی
ہے ورم معدہ کو بنفسہ ایک عارضہ سمجہو اور علاج سے ہرگز غفلت نہ کرو
مناسب یہ ہے کہ آہستگی کے ساتہ ایسے کبوتر کے پوٹہ پر کے بال چن لو تا کہ جلد
نظر آنے لگے پہر اوس جلد پر اوسی کی تازہ بیٹ کا ضماد کرو جب وہ خشک
ہوکر جہڑ جاے تو گرم پانی سے اوس مقام کو دہوکر پہر اوسی طرح ضماد کرو
اسی عمل کو اوس وقت تک جاری رکہو جب تک اوسپر پربال آجاوین

اوس کے بعد نمک مین گرم کیا ہوا گلاب ہر روز دوپہر مین ذرا سا پلایا کرو
امید ہے کہ یہ مرض اس تدبیر سے جاتا رہے گا۔

(۱۱) قرّہ کا مرض کبوترون کے کل امراض مین یہ مرض دیرپا ہوتا ہے
احتیاط کے ساتھ علاج کرنے پر بہی مہینون تک اسکا سلسلہ جاری رہتا ہے
اس کا اصلی سبب رطوبات غلیظہ کا جمع ہونا اور تنفس کی نالیون کا متورم
ہونا ہے۔ حالت مرض مین قرقراہٹ کی آواز اوس کے حلق سے نکلتی رہتی
ہے۔اس عارضہ کا مریض کبوتر دانہ پانی بخوبی کہاتا ہے لیکن قرقراہٹ
برابر جاری رہتی ہے جس پیالے سے ایسے بیمار کبوتر نے پانی پیا ہی اوس مین
تندرست کبوترون کو ہرگز پانی نہ پلانا چاہیئے۔اور عمدہ بات یہ ہے کہ
ایسا مریض کبوتر جدا مقام پر رکہا جاوے جب تنفس کی تنگی زیادہ ہو جاتی
ہے تو دفعتہً ہلاک ہو جاتا ہے۔اس مرض کے ازالہ کے لئے بہت سی علاجات
بیان ہوے ہین سرسری علاج جس کو ہم نے نہایت مفید پایا ہے وہ یہ ہے

کہ ہر روز شام کے وقت بیمار کبوتر کے حلق مین تہوڑی سی جلے ہوے چوہے
کی مٹی ڈالدین اور گلرونده کے پتّے کو نمک کے ساتہ ملاکر نچوڑین اور
اوس کے عرق سے ۴ قطرے بیمار کے حلق مین ٹپکاوین اور فوراً اوسکو
اوس کے گہر مین بند کردین یہ سلسلہ علاج کا مہینون جاری رکہین جب
مرض گھٹتا ہوا نظر نہ آوے تو اس علاج کے علاوہ دوپہر مین ایک بار جلا ہوا
گڑ اکو پیس کر سفوف نمک کے ساتہ تہوڑا سا کھلایا کرین۔ اور بیمار کبوتر کو
سرد مقام اور سرد ہوا سے بچاے رکہین۔

(۱۲) قصورِ ہضم کا مرض یہ مرض درحقیقت زہر باد کے خفیف سے
اثر سے لاحق ہوتا ہے اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ معدہ دانہ سے بھرا ہوا
اور سخت اور کبوتر سست نظر آتا ہے اس کی فوری تدبیر یہ ہے کہ اس کے
معدہ مین پانی زیادہ پہونکین اور پہر اوس کی چونچ مین ایک کاڑی لگا کر
منہ کھولین اور حفاظت کے ساتہ اوس کے سر کو تہام کر دانہ کو جھٹک دین

تاآنکہ معدہ بالکل خالی ہو جائے پہر گلاب کو نمک کے ساتہ گرم کرکے اوس کے
معدہ مین بہر دین اور ایک گھنٹہ کے بعد زہر باد کی ایک گولی یا بکرے کے
پیتے مین خشک شدہ کالی مرچ یا زیرہ کھلاوین اور صرف گلاب دو تین بار پلاوین
اور بیمار کو ایک الگ پنجرے مین رکہین اور بہیگا ہوا نرم دانہ اوسوقت تک
اوس کے قریب نہ رکہین جب تک وہ بہوک سے نہ تڑپے پہر بقدر ضرورت چند
دانے کھلاوین اور بتدریج خوراک بڑہاتے جاوین۔ اس بات کا سخت لحاظ
رہے کہ اس کے معدہ سے نکلا ہوا دانہ دور پہینک دیا جاوے تاکہ تندرست
کبوتر اوس کو نہ کہالین اور خود زہر باد مین مبتلا نہ ہو جاوین۔ اس مرض کا
مریض کبوتر ایک ہفتہ کے کامل علاج اور نگرانی سے درست ہوتا ہے۔
کپٹن ولسن کی رائے ہی کہ بعض وقت جبکہ دانہ پہولجاتا ہے اور معدہ متورم
ہو جاتا ہے تو قی کے ذریعہ سے وہ نکل نہین سکتا اور دانہ کی عفونت اور زہریلا
اثر منٹون مین کبوتر کو ضائع کردیتا ہے لہذا مناسب یہی ہے کہ اوس کے

پوٹہ پر عمل جراحی کر کے دانہ نکال لیا جاوے اور یہہ قے کی تکلیف او ناقابل
اطمینان نتیجہ کے مقابلہ مین بہت آسان ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ پوٹہ کے
ایک جانب کے پر و بال آہستگی سے اکھیڑ دو تاکہ پوست نظر آنے لگے پھر
اوس کو ترچھے رخ سے چیر دو اور تمام دانہ نکال لو اور گرم پانی سے بذریعہ
پچکاری پوٹہ کو دہو ڈالو پہر زخم کو سی دو اگر دانہ مین سڑنے کے علامات
شروع نہ ہو چکے ہون تو سمجھہ لو کہ کبوتر بچ جاویگا ورنہ سڑاوٹ کا اثر اوسکو
ضائع کر دیگا۔ خیال رکھو کہ یہ زخم دوہری جلد پر ہے سیتے وقت اول
معدہ کے زخم کو باریک سوزن اور ریشم سے سیکر پہر بالائی جلد کو سینا چاہیئے
پہر اس زخم پر کیانڈیس رڈ فلوئڈ کا ضماد کرو۔ اس عمل جراحی کے دو گھنٹہ
بعد گاڑہی اور شیر گرم آش جو پلادو اور اوس کے بعد بہی ابلا ہوا نرم دانہ
دیا کرو۔ اس علاج کے بعد بہی اگر کبوتر کے منہ سے بدبو آنے لگے تو تہوڑا سا
کوئلہ کا سفوف غذا سے قبل کھلایا کرو۔ ہم نے خود اس جراحی عمل کو کیا ہے

اور مرض لاحقہ سے کبوتر کو نجات ملی ہے۔

(۱۳۳) لنگڑے پن کا شکوہ بعض وقت آپ دیکھو گے کہ کبوتر کے پیر مین لنگ پیدا ہوا ہے وہ رہ رہ کر اپنے ایک پانون کو اٹھا لیتا ہے اور صرف ایک پیر پر کھڑا رہنے کی کوشش کرتا ہے یہ اوس ٹکر کا نتیجہ ہے جو کبھی کبھی اڑتے ہوے کسی دیوار یا صندوق یا لکڑی سے وہ ٹکرا جاتا ہے اس ٹکر کی وجہ سے یا تو اوس کے تلوے مین چوٹ لگجاتی ہے یا پیر کی نلی مین یا پانون کی کسی اونگلی مین۔ انگریزی کبوتر بازون نے ٹنکچر ایوڈین کے ضماد کو مفید قرار دیا ہے اور اہل ہند و دکن افیون کا لیپ یا بہلا وین کے لگانے کو مفید خیال کرتے ہین۔ دونون علاج مفید ثابت ہوے ہین لیکن یہ لیپ پانون کی نلی اور تلوے اور انگلیو نپر کیا جاوے اس لئے کہ اس بات کی تشخیص بہت مشکل ہے کہ اصلی چوٹ صرف پیر کی نلی مین ہے یا تلوے مین یا انگلیونمین ۳ دن تک اگر درد کا اثر باقی رہے تو پہر اسی علاج کو دہرانا چاہیئے۔

(۱۴۴) زہرباد کا علاج عارضہ زہرباد کبوتر کو منٹوں میں ہلاک کر دیتا ہے لہذا تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ اس خاص مرض کے لئے اس کی دوائے مرکب ہمیشہ تیار رکھی جاوے اور موقع ملنے پر فوراً کھلائی جاوے۔ ہمارے تجربہ میں تشخیص مرض سے پہلے اکثر کبوتر ہلاک ہوئے ہیں۔ اس مرض کی تشخیص بہت مشکل ہے۔ ایک تندرست کبوتر دفعتہً پھڑکنے لگتا ہے اور کبھی بیٹھ کر آنکھ بند کر لیتا ہے۔ ہماری رائے میں خفیف سے آثار کے معلوم ہونے پر بھی اس کی دوا جو تیار رکھی جاوے گی فوراً کھلا دینا چاہیئے۔ اگر در اصل یہ مرض نہیں ہے تو اس حالت میں بھی یہ دوا مضر نہ ہو گی۔ اگر اتفاقاً یہ مرض رات میں واقع ہوتا ہے تو صبح کبوتر اپنے گھر سے مرا ہوا ملتا ہے اور کبھی گھر سے باہر نکلتے ہی تڑپ کر مر جاتا ہے۔ اس مرض کا لحوق اکثر سردی کی فصل میں پایا گیا۔ اسی لئے محتاط لوگ اس موسم میں ہفتہ وار اپنے کل کبوتروں کو ایک آسان نسخہ بلا ضرورت بھی دیا کرتے ہیں۔ ہمارے تجربہ

ہین وہ نسخہ اس مرض کے لئے اعلی درجہ مین حفظ ما تقدم کا کام کرتا ہے
یعنی بکری کے ایک پتی مین تہوڑا سا زیرہ بہر دو اور نیز تہوڑی سی کالی
مرچ بہر اوس کیسہ کو خشک کرلو اور اوس زیرہ اور کالی مرچ کو جو پتی کے
فضلہ مین خشک ہوئی ہون اوسی کیسہ مین محفوظ رکہو اور سردی کے موسم
مین فی کبوتر دو تین دانے زیرہ کے اور کبہی ایک دانہ کالی مرچ کا جو
چند ریزے کیا ہوا ہو کھلا دو ۔ اگر باوجود اس کے زہرباد کے آثار نظر
آوین اور اوس کے منہ سے سبز پانی بہنے لگے تو فوراً اوس نسخہ کا استعمال
کرو جس کی تیاری کی ترکیب ذیل مین بیان ہوئی ہے ۔

کالی مرچ تولہ ستوا سونٹھ تولہ لونگ کا چورا تولہ پیپلی دراز تولہ
پیپلی خرد تولہ زردچوب بختہ تولہ رسوت تولہ گوگل تولہ
سہاگہ مرکب ۳ ماشہ زعفران ۲ ماشہ دہتورہ کا پہول تولہ بیخ دہتورہ کا عرق تولہ
ادرک کا عرق تولہ شہد خالص قدرے کالی مرچ ۔ سونٹھ ۔ لونگ کا چورا

پیلی خرد و بزرگ ۔ گوگل ۔ زرد چوب ۔ رسوت ۔ ان سب کو کوٹ کر سفوف
کر لین اور چہان لین ۔ پہر سہاگہ کو پانی مین جوش دین پہر دہتورہ کی جڑ
اور ادرک کو کوٹ کر اوس کا عرق نکال لین پہر گل دہتورہ کو ان
عرقیات مین ڈال دین اور اوسی مین تیار سفوف کو ملا کر شہد کی شرکت
کے ساتھ مونگ کے برابر گولیان بنا لین اور ضرورت پر ایک گولی کہلا دین
شدید ضرورت پر ۲ گہنٹہ کے فاصلہ سے ایک دن مین دوسری گولی بہی
دی جا سکتی ہے ۔ اس نسخہ کی صرف ایک گولی مرض سینیا کے لئے بہی
بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

(۱۵) مرض فالج | کبوتروں کو فالج کا مرض یا تو دل پر ہوتا ہے یا
پکہوٹون پر یا پیرون پر ۔ صورت اول مین کبوتر فوراً ہلاک ہو جاتا ہے ۔
بسا اوقات یہ دیکہا گیا کہ تندرست کبوتر اوس کے گہر مین بند کیا گیا اور صبح
مردہ نکلا ۔ بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ اوس کو بچہونے کاٹ لیا لیکن اوس کے بند

گھر مین کہین بچھو کا وجود نہین ہوتا۔ ہماری راے مین در اصل وہ مرض فالج
یا زہر باد سے مراد ہے۔ بلکہ صرف مرض فالج سے۔ اس لئے کہ زہر باد جب بند
گھر مین ہوتا ہے تو صبح تک وہ گھر کی گرمی کی وجہ سے کچھ سنبھلا ہوا رہتا ہے
اور صبح باہر نکلتے ہی تڑپ کر جان دیتا ہے بر خلاف فالج کے جب کہ اوسکے
دل پر گرتا ہے تو وہ اوسیوقت فیصلہ کر دیتا ہے پس یہ مرض دل پر گرنیکی
حالت مین لاعلاج ہے۔ اگر بکھو ٹو نپر گرتا ہے تو پکھوٹے لٹک جاتے ہین اور وہ
اڑنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ پیرون پر گرتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے ایسے
مریض کبوتر کو فوراً ایک جدا گھر مین بند کر دینا چاہیئے والا تندرست کبوتر
اوس کو مادہ بنا کر کھندل کھندل کر مار دیتے ہین۔ اسکا بہترین علاج
یہ ہے کہ تھوڑا سا گوکل گھی مین تل کر ایک چنے کے دانہ کی مقدار مین فوراً
کھلادین اور شام مین نصف چنے کے برابر ہینگ یا آدھی مونگ کے مساوی
مشک کھلادین اور پیرون کے گھٹنون اور پنجون مین ملادین کی زیتون

لگاکر اوسپر راکھہ چھڑک دین اور اگر مرض کا حملہ پھکوٹون پہ ہی تو بازونکے
اندرونی حصہ پر پھلاوان لگاکر اوسپر راکھہ جما دین۔ ان دونون تدابیر
خارجی و داخلی سے مرض دفع ہوجاویگا۔ اور دو تین دن اسی طرحپر عمل کرنے سے
مرض زائل ہوجاویگا۔ اس مرض کے کبوتر کو دانہ پانی اوس کے قریب کھنا
چاہیئے اور صرف ایک بار کھلانا چاہیئے۔ خشک دانہ کے مقابلہ مین وہ چنے
زیادہ مفید ہین جو اُبلے ہوے ہون۔ پانی کم دین۔ ہوا کے رخ پر اوسکو
نہ رکھین۔ یہ مرض جب پکھوٹون پر عارض ہوتا ہے تو بہت دنون مین
زائل ہوتا ہے۔ پیرون کا اثر بہت جلد زائل ہوجاتا ہے۔ لیکن مفلوج کبوتر
درست ہونے کے بعد بھی خفیف سی سردی سے پھر مریض بنجاتا ہے اگر موسم
سرما مین اوسکی نگرانی ضرور ہے اور بلا اعادہ مرض سرد موسم مین اوس کو
ایک خوراک مشک یا ہینگ کھلانا چاہیئے۔ اس مرض کے لاحق ہونیکے
بعد اکثر تجربہ کارون کا خیال ہے کہ پرواز کی قوت زائل ہوجاتی ہے اگرچہ

وہ اُڑتا پھرتا ہو لیکن جفتی کے لئے جست نہین کرسکتا۔ یہ مرض مادہ کو

زیادہ مضرت بخش نہین ہے برخلاف اوس کے نر کو زیادہ مضر ہے ۔

(۱۶) سوکے کا مرض یہ مرض درحقیقت دقّ الحمام ہے اس کی اصلی

وجہ معدہ کی حرارت شدیدا ور غذا کی کمی ہے اور اشتہا کے سقوط سے ابتدا مین

کبوتر دانہ کم کھاتا ہے اور دُبلا ہونے لگتا ہے اور اس کے سینہ کی ہڈّی نمایان

ہوتی ہے اور پھر وزن ہلکا ہوجاتا ہے اور آخر پر سست بیٹھا کرتا ہے تولید

خون کم ہوجاتی ہے اور خون صالح بھی فاسد ہونے لگتا ہے ۔ اس کے پر وبال

کی پرورش کم ہونے لگتی ہے ۔ اکثر حصہ کے بال جھڑنے لگتے ہین ۔ تجربہ کاران

فرنگ کی رائے ہے کہ ایسے بیمار کبوتر کو سب سے پہلے دُم کے پر نوچ دینا چاہیئے

پکھوٹھون سے بھی کچھ بے کار پر نکال دینا چاہیئے لیکن پرواز کے پرون کو رکھ

چھوڑنا چاہیئے تاکہ اوس کی مشق مین خلل نہ واقع ہو پھر روغنی تازہ روٹی

کی گولیان یا بھیگے ہوے چنون کو ہاتھ سے کھلانا چاہیئے اور دوپہر کے وقت

نمک مین گرم کیا ہوا گلاب ایک دفعہ پلانا چاہیئے۔ دو تین ہفتہ مین اس طریقہ
عمل جاری رکہنے سے وہ کسی قدر درست نظر آویگا اور ناتوانی کم ہو گی اور
بتدریج قوت بڑہے گی۔ انگریزی کبوتر بازون کا خیال ہے کہ پیٹ مین سوَلی
ہونے سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یا جگر کے بڑہجانے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی
ہے۔ اکثر یہ مرض آغاز سرما مین لاحق ہوتا ہے پیٹ کا رنگ سبز اور سفید اور
رقیق دست آتے ہین۔ اون کی راے ہے کہ روٹی کی گولیان سفوف گندک کا درود کی ساتہ
کہلائی جاوین اور رالہ اور باجری اوس کے قریب رکہہ چہوڑین تاکہ اپنے
منہہ سے بہی کچہہ کہا سکے۔ اور پہر ہفتہ مین ایک بار ایک چاے کے چمچے کی
چوتہائی کے برابر کیا سٹرائل اس کو پلایا کرین۔ اور اوس کے پینے کے پانی کو
اول جوش دیکر ٹہنڈا کر لیا کرین۔ مبرز پر ورم نظر آوے یا وہ مقام پک جاے تو
اوس مقام کے بال صفائی سے کتر ڈالین او کہیڑنے کا کبہی ارادہ نہ کرین۔
کپتان جوزف کا تجربہ ہے کہ اون کے نامہ بر کبوترون مین جب یہ مرض

پہلا تو انہونے صرف اہتمام غذا سے اوس کا علاج کیا۔ اول بیمار کبوترون کی صرف دُمین نوچدین اور پہر چاول کو دودہ مین جوش دیکر جہان تک ہوسکا نچوڑا اور اوس دودہ مین مساوی الوزن آٹا شریک کیا پہر اس کل کے ایک چوتہائی کے وزن مین کاڈلیور آئل اوس مین ملایا اور مجموعہ مین سے مٹر کے دانہ کے مقدار مین گولیان بنالین اور ایک دن بیچ ۲ گولیان ۱۰ دن تک فی کبوتر کھلائی گئین معمولی دانہ کے ساتہ وہ ان گولیون کا استعمال کراتے تہے اس تدبیر سے سوکے کا مرض بالکل جاتا رہا اور کبوتر وزنی اور تیار ہوگئے بعض کبوتر البتہ دس دن کے بعد بہی مریض نظر آیے اون کے لئے یہ تدبیر کی گئی کہ انڈے کو اچہی طرح اوبال لیا اور پہر روٹی کے ٹکڑون کے ساتہ اوسکو ملا کر مجموعہ کا باریک قیمہ کر لیا اور اوس سے بقدر دانہ مٹر گولیان بنالین اور دن مین دو مرتبہ چار چار گولیان ہر ایک بیمار کبوتر کو ایک ہفتہ تک دی گئین ان گولیون سے رہی سہی بیماری رفوچکر ہوگئی۔ آپ کی رائے

کہ اگر اس زمانہ علاج مین وہ صاف طور پر بیٹ نہ کرین تو اونہین گولیونکو گندک کے سفوف مین لپیٹ کر دیا جاوے۔

(۱۷) قبض کا عام شکوہ تجربہ کارون کا خیال ہے کہ یہ مرض اُم الامراض ہے۔ اگر کوئی ہوشیار شخص ہمیشہ اس پر خیال رکھے اور اس کے دفعیہ کی تدبیر کرتا رہے تو کبوتر بہت کم بیمار ہون گے۔ ہر صبح جب اون کے گہر کہولے جاوینا تو عادتاً وہ اوّل بیٹ کرتے ہین جس کبوتر کو بیٹ کے وقت کیلتا ہوا دیکہو جس کی علامت سبز رنگ کے ورم سے فوراً معلوم ہو جاتی ہے۔ یا کم بیٹ کرتا ہوا پاؤ تو فوراً اوس کو دانہ دینے سے پہلے تہوڑا سا گُڑ ایک دو چنے کی مقدار مین کہلا کر گرم پانی اوس کے معدہ مین پہونک دو۔ یہ علاج ایک دو دن کے فاصلہ سے دوبار عمل مین لانے سے اوس کے معدہ پر اثر ہوگا اور اس سہلی عمل سے اوسکا معدہ صاف ہو جاویگا۔ انگریزی کبوتر بازون نے کیا سٹر آئل السم سالٹ یا جالب کی خفیف سی مقدار دینے کی ہدایت کی ہے۔ لیکن ہمارا تجربہ

وہی ہے جس کو پہلے بیان کیا۔ وہ کہتے ہین کہ ان تین مسہلہ ادویہ سے بعض
کبوترون کو بعض دوا مفید ہوئی ہے اور بعض کو بعض لہذا قوّت تمیزی سے بدل
بدل کر کام لینا چاہیئے ۔

(۱۸) اسہال کا مرض بعض کبوترون کو خود بخود بیٹ کی کثرت ہوجاتی
ہے اور اس کو انگریزی کبوتر بازون نے ڈیریا کہا ہے۔ اون کی رائے ہے کہ
باوجود اسہال تہوڑا سا ابسم سالٹ کہلا دینے سے کچہہ دیر تک تو اسہال مین زیادتی
نظر آتی ہے لیکن پہر دست رکجاتے ہین۔ اگر اسہال مین خون بہی پایا جاوے تو
دواے متذکرہ بالا کے استعمال سے ۶ گہنٹہ کے بعد ۳ قطرے لاڈنم ایک چاے
کے چمچہ برابر پانی مین ملاکر پلا دینا مفید ثابت ہوا یا اوسی کو آش جو مین شریک
کرکے دینا چاہیئے۔ لیکن دکن مین ایسی حالت مین اول گُڑ کی ایک گولی چنے کے
برابر گرم پانی کے ساتہ کہلائی جاتی ہے اور پہر آدہی مونگ کے برابر افیون
دیجاتی ہے یہ تدبیر بہت مفید پائی گئی ہے ۔ دونون علاج کے اصول ایک ہین۔

(۱۹) پیچش کا مرض | بعض کبوتروں کو سخت پیچش ہو جاتی ہے

وہ خون کی بیٹ کرتے ہیں اور بہت کم عرصہ میں ناتوان ہو جاتے ہیں۔

بہترین علاج اس کا یہ ہے کہ جب کہ اجابت میں خون کے آثار ظاہر ہوں تو اون کو چند قطرے ارنڈی کے تیل کے پلاویں اور پہر الایچی کے دانے اور سنبرہ کے بیج کے سفوف کو گیرو کے سفوف میں ملا کر صبح و شام ایک ایک چٹکی اس مرکب سفوف کی بیمار کبوتر کو کہلایا کریں اور کہلانے کے ساتہ ہی اوس کو پانی پلاویں۔ جب پیچش کے دست بڑہ جاویں تو بیل پہل کا سفوف بہت ہی کم مقدار میں کتہے کے سفوف کے ساتہ کہلا دیں اس سے پیچشی دست فوراً رُک جاویں گے۔

(۲۰) انڈا پیٹ میں ٹوٹنے کا مرض | مادہ دار کبوتریوں کو جن کے پیٹ میں انڈا ہو داب کر پکڑنے یا اون کی دم پر جہٹکا لگنے سے کبہی انڈا اندر ہی اندر ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اوس کی علامت یہ ہے کہ وہ فوراً دُم جہکائے ہوئے

سُست کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت مین اوسی وقت اوس کو گُڑ اور گرم
پانی کا مسہل دیدینا چاہیئے اور ایک دن آڑ دوسرا مسہل بھی۔ بسا اوقات
باوجود اس علاج کے ایسی کبوتریان ضائع ہو جاتی ہین بخصوص ایسی حالت
مین جب کہ علاج کرنے مین غفلت اور تاخیر ہوئی ہو۔ ایسی مریض کبوتریکو
تندرستی کے بعد بھی دو مہینہ تک نر سے علاحدہ رکھنا چاہیئے۔

بعض کبوتریان صرف ہرج سے دُم جُھکائے ہوئے کھڑی رہتی
ہین اور انڈا صحیح اور سالم اون کے ماوے مین رہتا ہے۔ ہوشیار کبوتر باز
انڈے کی سلامتی کو چھو کر معلوم کر لیتے ہین۔ ایسی حالت مین مُسہل دینا مناسب
نہین ہے۔ انڈے کے ٹوٹنے کے بعد بیٹ سے بھی اوس کی تشخیص ممکن ہے
جس مین بعض اجزا شکستہ انڈے اور چھلکے کے نظر آتے ہین اسہالی دوا ایسی
خاص حالت مین بہت مفید ہوتی ہے۔ پوربی کبوتر باز ایسی حالت مین جلاب
کے مسہل کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہین لیکن ہم نے اس کو کبھی مفید نہین پایا۔

البتہ بعض بعض وقتون مین گڑ اور گرم پانی کا سہل مفید ثابت ہوا ہے

(۲۱) کانچ کا مرض یہ مرض اکثر کبوتریون کو ہوتا ہے اور خصوصًا اون

کبوتریون کو جو پہلے پہل انڈا دین اور باتفاق انڈا کسیقدر بڑا ہو ۔ بات یہ ہے

کہ پاٹھی کبوتریان اکثر فطرتًا پہلا انڈا بہت چھوٹا دیا کرتی ہین لیکن اگر اتفاقًا

پہلا انڈا چھوٹا نہ ہوا تو اکثر کانچ کا مرض عارض ہو جاتا ہے یعنی اندرونی

جسم انڈے کی کلانیت کی وجہ سے باہر نکل آتا ہے اگر فورًا اوسی روز جبسے

یہ مرض عارض ہوا ہے علاج کا آغاز نہ ہو جاے تو پہر وہ کبوتری انڈے دینے

معذور ہو جاتی ہے یعنی ہر جھول مین اسی مرض کا دورہ ہوتا ہے جس سے

اکثر کبوتریان ضائع ہو جاتی ہین ۔ بہترین علاج اس کا یہ ہے کہ فورًا

آہستگی کے ساتہ اوس کے جسم کو داخل کردین اور پہر تہوڑی سی مسّی اوس

مقام پر دابدین اور ہر روز صبح مین ایک بار اوس مقام کو نہایت سرد

پانی سے جس مین کتھا ملا ہو دہو کر نئی مسّی دابا کرین ۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک

پرابر جاری رکھنے سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اسی زمانہ علاج مین دانہ ہمیشہ کم دین اور ایک گڑ کی گولی بھی کھلاوین اور اس علاج کے بعد اوس کبوتری کو کم سے کم ۳ مہینہ تک نر سے جدا رکھین تا کہ کامل صحت تک پھر انڈا دینے کی نوبت نہ آوے۔ ہندوستانی کبوتر بازون کی رائے ہے کہ ایسی کبوتری کو کسی بڈھے نر سے ملا دینا چاہیئے جس مین جفتی کی طاقت نہ رہی ہو تا کہ انڈے دینے کی نوبت نہ آوے کیونکہ تنہا رکھنے سے اکثر پیا کا مرض لاحق ہوتا ہے۔

(۲۲) عُقم کا مرض | یہ مرض بہت قوی ہوتا ہے اسکے کئی مدارج ہین بعض پالتھی کبوتریان ابتدا ہی سے انڈے نہین دیتین اور بعض ایکدفعہ بار انڈے دیکر رکجاتی ہین اور بعض زیادہ جھولون کے بعد رک جاتی ہین۔ صورت اول و آخر کو اہل دکن و ہند پیا کہتے ہین اور صورت دوم کو ماوے کا نقص صورت اول و دوم کے اسباب مختلف پائے گئے ہین بعض وقت چربی کی زیادتی اور کیچوون کی تولید سے یہ بات پیدا ہوتی ہے صورت ثالث

اکثر مادے کے ضعف کی وجہ سے صورت اول وسوم کی بڑی علامت یہ ہے
کہ کبوتری کا حصّۂ زیرین بالیدہ اور سخت اور متورّم محسوس ہوتا ہے۔
نیا شخص اوس کی نسبت یہ خیال کرتا ہے کہ یہ آج ضرور انڈا دے گی۔
صورت سوم مین یہ بات بالکل نہین پائی جاتی۔ اس مرض کی مریض
کبوتریان ہمیشہ اپنے گھر مین بیٹھی رہتی ہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا انڈے
سے رہی ہین۔ اور ہمیشہ نر کے ساتھ جفتی کرنے کی راغب رہتی ہین۔ اور اکثر یہ
دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے جوڑے کی پابند نہین ہین جس نر کو دیکھا اوسکے آگے
دب گئین۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ ان کبوتریونکے پیٹ کے نیچے اورون کے
انڈے دَھْرا دیئے گئے ہین اور وہ برابر اون کو سیتی رہی ہین۔ اور جب بچے
نکل آتے ہین تو وہ اور اون کا سادہ لوح نر برابر اون کو پالتا ہے۔ اہل ہند نے
ایسے جوڑون کا نام دایہ رکھا ہے۔ صورت اول و دوم کے علاج مین مختلف
تدابیر سے کام لینا چاہیئے۔ اول اول تو اون کی خوراک مین ۱۵ دن تک دھان

دیئے جاوین اور پہر کسی ایک دن آدہی گرین سانٹونین اور پہر اوس کے دوسرے
دن گڑ اور گرم پانی کا مسہل اور پہر دس بارہ دن چنون اور جوار کی غذا
اور پہر وہی سلسلہ علاج کا جو اوپر بیان ہوا۔ اس عرصہ مدت مین مادہ بیمار کو
نر سے جدا رکہنا چاہیئے۔ دو تین دفعہ یہی سلسلہ علاج کا جاری رکہنے کے بعد
اوس کو مسور اور باسی روغنی روٹی کی گولیان کہلا کر نر کے ساتہ ملا دین
اور ابتدائی حالت مین اوس کے نیچے دوسرون کے انڈے دڑوا دین۔
اگر اتفاق سے اون کے بچے نکل آوین اور یہ اون کو پال لین تو اونکے بڑے
ہو جانے کے بعد یہ ضرور خود بہی انڈے دیتی ہین۔ اکثر ایسی مریض کبوتریان
اس علاج کے بعد صرف ایک انڈا دیتی ہین۔ لیکن ضرور ہے کہ فورًا وہ انڈا
پہینک دیا جاوے اور دو تازے انڈے اون کے نیچے رکہدیئے جاوینا
تا کہ اون کے بچے نکل آوین اور وہ اون کے پالنے مین کسی قدر دبلی ہو جاوین
اسی تدبیر سے اکثر کبوتریون کو ہمنے بہتے ہوے پایا ہے۔ صورت ثانی لنگ کا

صرف ایک ہی علاج ہے یعنی کبوتروں کے انڈوں کے وہ چھلکے جمع کر رکھو
جنکو اون کے بچوں کے نکلنے کے بعد وہ خود اپنے گھر سے باہر پھینک دیتی ہین
اور انکے مجموعہ کو باریک پیس لو اور پھر خفیف سے گڑ مین ملا کر اونکی گولیان
بنا رکھو اور روزانہ ایک ایک گولی شام کے وقت مریض کبوتری کو جو نر سے
جدا رکھی گئی ہے کھلایا کرو بیس پچیس دن کے بعد پھر نر سے اوس کو ملا دو
کبھی کبھی یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے اور اوس نے ایک انڈا دیا ہے
جس کا چھلکا کاغذی اور ذرا سے دھکے یا خود مادہ کے وزن سے ہی ٹوٹ گیا ہے
ایسی حالت مین فوراً اوس کے نیچے دو تازہ انڈے رکھدو تاکہ وہ اونکو
سے لے اور اون کے بچے نکلین اور وہ اون کی پرورش کرے جب بچے
بڑے ہو جاوین تو پھر مادہ کو نر سے جدا رکھو اور وہی تیار گولیان دس
بیس دن تک کھلایا کرو اور پھر نر سے ملا دو۔ دوسری دفعہ اوس کے
انڈے کا چھلکا کسی قدر قوی پاؤگے لیکن مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ پھر

اوس انڈے کو نکال لو اور دو سرے دو تازہ انڈے اوس کے نیچے
دھرا دو۔ اسی تدبیر سے رفتہ رفتہ اوس کا ماوا درست ہو جاوے گا
اور وہ انڈے دیکر اونہین سے بچے نکالے گی۔ یہ مرض اکثر اون جوان
کبوتریون کو عائد ہوتا ہے جن کے انڈے بنسل جلد پہیلانے کے ارادہ
سے اوٹہا لئے جاتے ہین اور امید کرتے ہین کہ پہر وہ انڈے دیوین۔
یہ نہین خیال کرتے کہ فطرت کے خلاف جلد جلد انڈے دینے سے اونکو
نقصان پہونچتا ہے اور وہ انڈون سے معذور ہو جاتی ہین یا اون کے
انڈون کے چہلکے پتلے ہو جاتے ہین جو ذرا سے دباؤ سے ٹوٹجاتے ہین
اون کا ماوا ضعیف ہو جاتا ہے۔ محتاط طریقہ یہ ہے کہ جس مادہ کے انڈے
گندے ہو جاوین اوس کو بہی فوراً دس بیس دن کے لئے نر سے جدا کر دین
تاکہ اوس قدر زمانہ تک نئے انڈے دینے کی نوبت نہ آوے جو زمانہ
بچے پالنے کا ہے اوس کے بعد پہر نر سے ملا دین۔ اس تدبیر کا اصلی

مقصد یہ ہے کہ فطرت کے خلاف جلد جلد انڈے دینے کی نوبت نہ آوے
جس سے اوس کے مادے مین ضعف کا پیدا ہونا لازمی ہے ۔ انگریزی
تجربہ کارون کی راے ہے کہ اگر تدابیر بالا سے یا اور کسی تدبیر سے جس کا
تجربہ کسی کبوتر باز کو ہو کوئی فائدہ نظر نہ آوے تو آخر درجہ مین ٹریسیل کو
باریک پیس لو اور اوس کو گڑ کے شیرہ مین ملا کر چنے برابر گولیان تیار
کر لو اور پہر مریض کبوتری کو روزانہ ایک گولی کہلایا کرو اور نر سے جدا
رکہو ۔ مسٹر جانسن نامی ایک کبوتر باز کا تجربہ ہے کہ ٹریسیل کے سفوف کو
گرونڈ سِل کے گڑ مین ملا کر دینے سے زیادہ فائدہ ہوا ۔

مؤلف کہتا ہے کہ اگر بڈہی کبوتری کو یہ مرض لاحق ہوا ہے تو
لاکہہ تدابیر سے کچھہ فائدہ نہ ہوگا ۔ مناسب یہی ہے کہ اوس سے دایہ گری کا
کام لین بشرطیکہ وہ اوس کو پسند بہی کرے ۔ بسا اوقات یہ دیکہا گیا ہے
کہ دو مادہ جو اسی مرض مین مبتلا ہین باہم جفتی کرتی ہین اور رفتہ رفتہ

یہ دونون اور تندرست کبوتریون کے لئے بلاے جان ہوجاتی ہین یعنی جب ٹھاٹر مین یہ ہوتی ہین اوس مین کوئی جوڑا جفتی کر ہی نہین سکتا جہان تندرست مادہ دبی اور یہ دَلّالہ اوس کے نر کو ہٹا کر اوسپر سوار ہوگئی۔ مناسب یہی ہے کہ ایسی مریض کبوتریان بالکل جدا حصّہ مین رکہی جاوین۔

بسا اوقات ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ بعض دو نر ہمیشہ جفتی کے عادی ہین اور مدت مدید کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ دونون نر ہین جب ہمنے اون دونون کے لئے دو مادیان تجویز کین اور اون کے جوڑے ملا دیئے تو اون سے انڈے نہین ہوتے پہلے پہلے یہی گمان ہوتا ہے کہ مادہ مین کوئی نقص ہے مگر در اصل وہ نر کا نقص تہا نہ معلوم اوس وجہ سے کہ ایک عرصہ تک وہ ایک دوسرے نر سے جفت ہوتا رہا۔ یا اور کوئی نقصان اوس مین پیدا ہوگیا کہ پہر وہ مادہ کے سا تہ بیکار ثابت ہوا۔ بسا اوقات اونہین کبوتریون کو جنکا زمانہ اون پلید نرون کے ساتہ بے انڈون کے گزرا ہمنے دوسرے نرون سے ملا دیا

اور برابر اون کے انڈے بچے ہوے ۔ ان پلید نرون مین اکثر یہ عادت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسرون کے گہرون مین زبردستی گہستے اور مادہ کے انڈے توڑتے پہرتے ہین ۔

(۲۳۱) کمزوری اور ناتوانی کا شکوہ بعض جوان کبوتر ناتوان اور کمزور نظر آتے ہین اون کی ظاہری حالت سے کوئی علامت کسی خاص مرض کی نہین پائی جاتی لیکن مجموعی حالت سے کمزوری اور دُبلاپن نمایان ہوتا ہے ایسے کبوترون کو اون کی معمولی غذا کے سوائے جو کے آٹے اور ہڈیون کے سفوف کی روزانہ ۲ یا ۳ گولیان چنے کی مقدار مین کھلائی جاوین اور دو دن مین ایک دفعہ ۴ یا ۵ قطرے فاسفٹ آف آیرن یا کیمکل فوڈ کے پانی کے ساتھ دانہ کھانے کے بعد پلائے جاوین ۔ کبوتر بازانِ ہند نے روغنی روٹی کو چورے کو اس خاص ضرورت کے لئے بہت مفید کہا ہے ۔ کبوتر بہی اس کو نہایت رغبت کے ساتہ چپٹ کر جاتے ہین ۔

(۴۴) شکست اعضا کا علاج | شکست اعضاے کبوتر کو انگریزی حکیمون نے

فراکچر سے موسوم کیا ہے۔ کبوترون کے پیر اور بازو اتفاقات سے اکثر ٹوٹا کرتے ہین۔ اگر پکھوٹہ ٹوٹ جاے تو جو کچھہ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس ٹوٹے ہوے بازو کے پرون کو آخری بڑے پر سے باندہنا شروع کرو اور ایک دوسرے پر باہم باندہتے ہوے پرون کے سلسلہ کو ختم کر ڈالو پہر اوسی ڈورے سے دوسرے تندرست بازو کے پرون کو بغل کی جانب سے باندہتے ہوے آخری بڑے پر تک پہونچ جاو اس تدبیر سے نہ کبوتر پرواز کر سکیگا اور نہ اوس کا شکستہ بازو ہل سکے گا۔ اس سہارے کی وجہ سے مقام شکست پر حرکت کا صدمہ نہ پہونچے گا اور پکھوٹہ خود بخود ۲۰ دن مین درست ہو جایگا اس عرصہ مدت مین اوس کو ایسے مقام پر رکھو جس مین دوسرے تندرست کبوتر نہ ہون ورنہ وہ اوس کو ایذا دین گے اور شکستہ بازو مین تحریک کے اسباب پیدا ہون گے۔

اگر پیر توٹ گیا ہے تو ہڈی کے دونوں شکستہ کناری برابر ملا کر کیا لیکو کی ایک
دہجّی اوس مقام کے اطراف لپیٹ دو پہر اوسپر سے ایک نرم کپڑے کی ہتلی
دہجّی کو گرم پانی مین بہگو کر لپیٹ دو اور اوس کے سرے پر کسی تاگے سے مضبوط
باندہ دو۔ پہر اس کبوتر کو تنہائی اور کم وسعت کے مقام مین چہوڑ دو
اور دانہ پانی اوس کے قریب رکہو۔ لیکن اس بات کی احتیاط کی جای کہ دانہ
بہیگا ہوا رہے اور مقدار مین معمول سے کسیقدر کم۔ اس لیے کہ اس زمانہ مین
وہ زیادہ چل پہر نہ سکیگا۔ اور دو ہفتہ کے بعد بہت ہی آہستگی کے ساتہ اون
دہجّیون کو کہول دو۔ پہر ایک کاغذ کی پٹّی کو اوس مقام پر نرمی کے ساتہ لپیٹ کر
اوس کو انڈے کی سفیدی سے تر کرو اور ہلکا سا بند ہن ریشم سے اوسپر باندہ دو
اور اس وقت مین کبوتر کے پرون کو کاٹ دینا مناسب ہے تاکہ وہ زیادہ
نہ اُڑ سکے۔ ایک ہفتہ کے بعد اس کاغذی پٹّی کو بہی کہول دینا چاہیئے
امید ہے کہ اوس کا شکستہ پیر درست ہو جاویگا۔

(۲۵) زخم کے چنگا کرنیکا طریقہ | کبوتر بازان یورپ کا خیال ہے کہ کبوتر کے

جسم پر ہلکا ہو یا بھاری جب کبھی زخم لگ جاے تو یہ سمجھکر ہرگز نہ چھوڑ دینا چاہیئے کہ خود بخود درست ہو جاویگا۔ خون بہتا ہو تو ٹھنڈے پانی یا اوس سے بند نہ ہو تو پھٹکری یا اور کسی قابض سلوشن سے اوس کے بند کرنے کی فکر کرنا چاہیئے تاکہ زیادہ خون بہکر جانور ناتوان یا ہلاک نہ ہونے پاے۔ بسا اوقات پروں کی نئی کلیاں ٹوٹ جانے سے بھی جریان خون ہوا کرتا ہے خاص کر ایسی حالت مین خون کے جریان کو بہت جلد بند کرنا چاہیئے۔ کتھے کا سفوف یا مسی اوس مقام پر داب دینے سے خون اکثر رک جاتا ہے اگر زخم ایسا ہو جس سے خون کا جریان نرہے تو اوسپر صرف کبوتر کی بیٹ لگا دینا کافی ہے جیسا کہ اہل ہند اکثر کرتے ہین بسا اوقات یہ عمل زخم کو مندمل کر دیتا ہے لیکن کبھی کبھی اوس مین کیڑے پڑ جاتے ہین لہذا مناسب یہ ہے کہ دو ایک بار اوس زخم پر زنگ آنٹمنٹ لگا دین اور کبھی کیلانڈی

رڈ فلوئڈ کے ڈلیمٹ سے زخم کو دہو کر ایک دو گھنٹہ کے بعد اوس پر مرہم لگا دین

(۳۶) اکیڑون کے دفعیہ کی تدبیر | ایک انگریزی مؤلف کی رائے مین کیڑونکا

وجود بھی ایک بیماری کا حکم رکھتا ہے۔ مختلف قسم کے کیڑے ان کے گھرونمین اس کثرت سے پیدا ہوتے ہین کہ وہ رات دن بے زبان کبوتر کے جسم کا خون چوس ڈالتے ہین۔ مکھی۔ مچھر۔ پسّو۔ جون۔ گبریلے۔ چامٹ۔ سطرانی یہ سب اوس بے زبان کے گھر مین بن بُلاے مہمان ہو کر میزبان کی جان سے بے پروا رہتے ہین یا یون کہو کہ مالک کبوتر کی عدم نگرانی کی وجہ سے کبوترخانے پر تصرف بیجا کرتے ہین۔ شہاطر۔ یا وہابل یا کابک کے نگران دار وغہ جی کے ملبوس شریف مین اگر انمین سے ایک کیڑا بھی چڑھ جاے تو ایک منٹ مین اونکا دم ناک مین آجاوے اِس بلا کے غول کے غول ایک بے زبان۔ نازک جانور کے گھر مین گھسے رہتے ہین اور رات دن اس کے خون کے پیاسے رہتے ہین لیکن دار وغہ جی کے کان پر جون نہین رینگتی۔ ظاہری صفائی اور نگرانی آپ اپکو نا زیبا ہے

اور جب کوئی کبوتر اس بلاے بے درمان کے حملہ سے جان بلب یا بیمار یا
ملول لنگڑا ہوا نظر آتا ہے تو آپ ہمدردانہ لہجہ مین مداوا کی تدبیر فرماتے ہین
اور جب چل بستا ہے تو رضینا برضائک فرماتے ہوے اس بات کی فکر بہت
تیزی کے ساتہ فرماتے ہین کہ اوس کا قائمقام بہت جلد تلاش کرکے مالک سے
اوس کی خریدی کی منظوری لی جاوے ۔ تجربہ کار یورپی مؤلف کا خیال ہے کہ
اس جانور کی نگہداشت صرف مالک ہی کر سکتا ہے ملازمین سے ہرگز امید
نہین ہوسکتی ۔ مؤلف حقیر اس بات کے عرض کرنے پر مجبور ہے کہ صاحب کو
غالباً نمک حرامون سے سابقہ پڑا ہوگا ۔ دنیا مین آخر بہت سے اُمرا و غربا کو اسکا
شوق ہے امرا کا سارا اہتمام ملازمین ہی کے ذریعہ سے ہوتا ہے مالک کی ذرا سی
توجہ اور نگرانی سے آخر وہی لوگ سب کام درست کرتے ہین ۔ غالباً صاحب نے
اوس انگریزی پراورب کو فراموش فرمایا ہوگا جو زبانو نپر ضرب المثل ہے یعنی
اَیز اِز دی سروَنٹ سیج اِز دی ماسٹر پھر ملازمین کے شکوہ کا کیا محل ہے ۔

الحاصل آپ کی راے ہے کہ کبوتر خانہ مین ماہ وار چونہ کی قلعی ہوا کرے

ہر ہفتہ مین صندوقون یا خانون یا کابکون کی گہانس بدلی جاوے۔

ہر دو ہفتہ مین اونکو گرم پانی سے صاف کیا جاے اور اون کے اندر کیٹنگس انسکٹ

پوڈر چہڑکا جاے۔ اور کبہی کبہی بنزولین یا ٹرپن ٹین سطح زمین پر اور سوراخون

مین چہڑکین۔ خانون کو کاربالک سلوشن سے دہو ڈالین۔ گندک کی دہونی

دیا کرین۔ اور کبوترون کے پرون کے اندر گوشت مین میٹہا تیل لگاوین

اور اونکو نہانے کے لئے خوب موقع دین۔ اور نہانے کے پانی مین کچہہ کا

سفوف شامل کرین۔ بیٹ کی کسافت سے اون کے مقام کو ہمیشہ صاف

و پاک رکہین۔

بلاشک یہ سب ہدایات مفید ہین جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔

کبوتر کے شوقین حضرات کو اِن تمام ہدایات پر عمل فرمانا چاہیئے جب ہی

کبوتر اچہی حالت مین رہتے ہین۔

اب مین اس مختصر رسالہ کو اسی بیان پر ختم کرتا ہون اور جس قدر ہدایات مجھکو انگریزی تالیفات سے ملے ہین اون کی نسبت مؤلفین کا تھنکس ادا کرتا ہون اور ہندوستان کے طریقۂ علاج کو جس حد تک مجھہ کو اوس کا تجربہ تہا اسی رسالہ کے ذریعہ سے نفع عام کے لحاظ سے ہدیۂ ناظرین کرتا ہون۔

قطعۂ تاریخ طبعزاد مؤلف

شکر خدا راست کہ تالیفِ من
یافت بآوانِ نکو اختتام

بندۂ دیرینہ نمک خوارِ اد
پیش کشیدمش بحضورِ نظام

مایۂ نازست کہ حسنِ قبول
نامورم ساختہ در خاص و عام

خسروِ ما بر فلکِ مملکت
نیّرِ اجلالِ تو تا بد مدام

بر سرِ ما تا بہ ابد زندہ باش
با ہمہ اقبال و فر و احتشام

بر ورقِ دہر بود دفترت
از قلمت ملکِ تو گیرد نظام

ساقیِ تقدیرِ تو بزمِ ترا
فکرِ بلندِ تو شود اوجِ سمای
کام روا باد ولی عهدِ تو

بادۂ امید بریزد بجام
طائرِ اقبال در آید بدام
آصفِ ما باد الٰہی بکام

بلبلِ فکرست نواسنج سال

نسخۂ نایاب حیوۃ الحمام
۱۳۲۳ ھ

جس رسالہ پر مؤلف کی دستخط نہ ہوں وہ مسروقہ سمجھا جاویگا۔

قانون مالگزاری اراضی

مشرحہ

شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف صدر مجموعۂ قوانین مال و وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری سرکار عالی

الحمد للہ۔ قانون مالگزاری اراضی جس کا انتظار پبلک کو عرصہ دراز سے تہا۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جائینٹ سکرٹری مال کے مساعی جمیلہ ومحنت شاقہ کی وجہ سے لیجس لیٹو کونسل سرکار عالی سے پاس۔ اور یکم آذر ۱۳۱۷ فصلی سے اس کا نفاذ قرار پاچکا۔ یہ قانون نہایت خوبی کے ساتہ مرتب ہوا ہے۔ اور جامع قانون ہے۔ بدین وجہ کہ اس کے بائی لاز کی اشاعت کے لئے زمانہ درکار ہے۔ ہم نے شرح کے پیرایہ مین بائی لاز مرتب کیا ہے۔ اور بدین وجہ کہ اس قانون نے احکام موجودہ کی ترمیم وتنسیخ کی کوئی فہرست نہیں دی ہے۔ ہم نے نہایت دیدہ ریزی اور مشقت کے ساتہ ہرایک دفعہ کو صدر مجموعہ قوانین مالگزاری مطبوعہ ۱۳۱۰ فصلی کے ساتہ مطابق کرکے نتیجہ کو ہدیۂ ناظرین کیا ہے۔ کہ اس قانون کی ہرایک دفعہ سے کون سے قواعد اور گشتیان منسوخ ہوئین۔ اور کن کن گشتیون کی کیا کیا ترمیم ہوئی۔ اور کون کون سے احکام اس کے دفعات کے بائی لاز کا حکم رکہتے ہین۔

ہم نہایت وثوق کے ساتہ عرض کرتے ہین کہ ہماری اس شرح کے بغیر خود عہدہ داران سرکار اور وکلا اور عامہ رعایا کو نفس متن قانون سے کام لینا خالی از دقت نہین ہے۔

قواعد واحکام بحریہ جسقدر اب ایک ورپائے زمان کا حکم رکہتے ہین جس کی تعداد بہار ہر مجموعہ مطبوعہ سال حال کی ضخامت سے دوچند ہے۔

ہم کو اس شرح کی ترتیب و تالیف میں محنت شاقہ اوٹھانا پڑا۔ جن حضرات کے پاس ہمارا یہ صدر مجموعہ ہے وہ اس شرح کے ملاحظہ سے بہت خوش ہوں گے۔ اور ہماری محنت کی داد دیں گے۔ اور ہمارے ان حوالوں سے جو اس شرح میں ہم نے صدر مجموعہ مذکور کے دفعات سے متعلق کیا ہے متمتع ہوں گے۔ یہ شرح ضخیم ہے۔ اور نہایت مبسوط۔

اس کی طبع کا آغاز نہایت اہتمام کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ماہ آذر ۱۳۱۸ فصلی میں شائع ہو جائے۔

اس کی قیمت پیشگی بغایت ختم طبع مجلد کتاب کے لئے (صمہ) مع خرچ ٹپہ رکھی گئی ہے اور قیمت مابعد کا اشتہار ختم طبع پر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اس کی ضخامت پہلی کتاب ہونے کی وجہ سے ابھی مشخص نہیں ہوئی۔

شائقین کو پیشگی کا موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔

تحریر ۲۵ / مہر ۱۳۱۸ فصلی

راقم

خاکسار عزیز جنگ مؤلف صدر مجموعہ ہائے قوانین مال گزاری۔ و خزینہ فینانس و حساب و عطیات سلطانی۔ و محبوب السیر۔ و تاریخ النوائط۔ و کاشت ترکاری۔ و فلاحۃ النخل و کاشت انگور۔ و سیاق دکن۔ و غرائب الجمل۔ و حیوۃ الحمام۔ و شیرازۂ دفاتر و آصف اللغات وغیرہ۔

عزیز ولا عزیز باغ سلطان پورہ

حیدرآباد دکن

مطبوعہ

عزیز المطابع

اعلے حضرت بندگانعالی متعالی مد ظلہ العالی

غرائب الجمل

متعلق بہ تاریخ گوئی و ترقیم

خدا کا شکر ہے کہ یہ ضخیم تالیف بعد ختم طبع شائع ہو چکی جس کا تفصیلی اشتہار چار مہینہ کے قبل ہمنے شائع کیا تہا جس مین اس کتاب کے مضامین کی کامل فہرست درج تہی ۔

اس کا چہاپا چار سو آٹہہ صفحات پر ختم ہوا ۔ خط نہایت خوب ۔ کاغذ عمدہ ۔ اور چہاپا نہایت اچہا ۔ اور کتاب مجلد ہے ۔

ہم کو اپنی خوش قسمتی پر ناز ہے کہ ہماری اس تالیف کی نسبت ہمارے آقا و ولی نعمت والی دولت قدر قدرت نے شاہانہ مراحم اور قدر افزائی سے یہ اجازت عطا فرمائی کہ ہم اسکا ڈڈیکیشن حضرت ممدوح الشان کے نام نامی پر کرین ۔

ہماری یہ پہلی کتاب ہے جس کو یہ عزت ملی ہے ۔

چار سو سے زائد صفحون کی مجلد کتاب کی قیمت ہم نے صرف تین روپے رکہی ہے اور خرچ ٹپہ بیرونی خریدارون کے لئے ۶ ر ۔ ۲۲ مہر ۱۳۳۱ فصلی

راقم

عزیز جنگ ۔ ولا تخلص

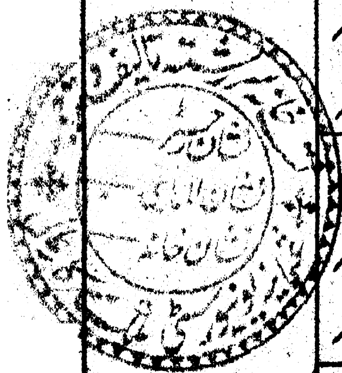
عزیز ولا عزیز باغ سلطانپورہ حیدرآباد دکن

مطبوعہ

عزیز المطابع

فہرست کتب مؤلفہ شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر موجودہ عزیز المطابع

نمبر شمار	فن	نام کتاب	تعداد صفحات	قیمت	محصول ڈاک	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	قانون	مجموعۂ قوانین مال مطبوعہ [illegible]	۱۵۹۱	عہ۵	۱۲؍	
۲	"	شرح قانون مالگزاری اراضی	۰	صہ؍	۰	یہ قیمت پیشگی ہے۔ زیر طبع
۳	"	خزینۂ [illegible] حساب جلد اول مطبوعہ [illegible]	۱۰۰۶	عہ۵	۱۰؍	دونوں جلدوں کے خرید کے لئے عہ۵ ۱۲؍
۴	"	ایضاً جلد دوم مطبوعہ [illegible]	۲۱۷	سے؍	۴؍	
۵	"	شیرازۂ دفاتر	۱۶۳	عاں	۴؍	
۶	تاریخ	تاریخ النوائط	۲۵۰	عہ۵	۸؍	افراد قوم کے لئے نصف قیمت
۷	"	محبوب السیر مع نگارستان آصفی	۲۰۷	سے؍	۶؍	
۸	"	عطیات سلطانی یعنی تاریخ انعامات	۲۱۱	سے؍	۶؍	
۹	فلاحت	فلاحۃ النخل یعنی کاشت کھجور	۲۹۶	عاہ؍	۵	
۱۰	"	کاشت انگور	۴۶۳	سے؍	۶؍	
۱۱	"	کاشت ترکاری	۱۶۷	عاں	۴؍	
۱۲	سیاق	سیاق دکن	۱۸۰	سے	۴؍	
۱۳	طیور	حیوۃ الحمام	۱۴۳	عاں	۴؍	
۱۴	نحل	غرائب النحل	۴۲۰	سے؍	۶؍	
۱۵	لغت	آصف اللغات [illegible] مجلدات	تخمیناً [illegible]	صہ	۸؍	زیر طبع ہے۔



کل کتابیں ملتی ہیں۔ المشتہر محمد حبیب اللہ مہتمم عزیز المطابع۔ عزیز باغ حیدرآباد